عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۳

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج اور آخری خطبہ

حج

امت مسلمہ کی وحدت قوت و عمل کا عالمگیر عزم

محکمہ تعلیم میں قادیانی سرگرمیاں

حکومت نوٹس لے

قادیانی ذکری بہائی

دونوں کے عقائد و نظریات میں مماثلت

دعوائے نبوت و مہدویت اور گستاخی رسول میں اشتراک

اگر حکومت اسلام کے دعوے میں مخلص ہے

تو اسے ان دونوں کا خاتمہ کرنا ہو گا۔

اعجازِ توبہ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں

حاجی محمد اقبال (کویت ایئرپورٹ) کراچی

حدیث پاک ہے۔

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے جیسا کوئی یہاں بوئے گا وہاں کاٹ لے گا۔

قرآن کریم کے پارہ اوّل سورت بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ جو کوئی بدی کمائے اور بدکاری کے چکر میں پھنسا رہے تو ایسے لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اب یہاں کوئی شب و روز دنیا کے ہر عیب و گناہ سے لبریز و مکر و فریب و سیاہ کاری و بدکاری اور منہیات سے لت پت۔ فسق و فجور سے بھرپور زندگی بسر کرتا پھرے۔ دندناتا ہوا خلاف شرع اعمال بد کرتا پھرے اور یہ توقع رکھے کہ رب قدوس بڑا رحیم و کریم اور ستار و غفار اور رحمان ہے وہ اسے یونہی بخش دے گا یا پھر یہ خیال کرے کہ اسے اپنے خالق و مالک کے سامنے پیش ہونا ہی نہیں ہے تو اس کی بہت بڑی حماقت اور غلط فہمی ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ کی ایک روایت ہے کہ یہ زمین ہر روز صبح و شام ندا کرتی رہتی ہے۔

(۱) اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر نخوت و غرور سے مغرور اکڑ کر چلتا ہے لیکن ایک دن تو میرے پیٹ میں آئے گا پھر دیکھنا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں زمین یعنی قبر اس کو ایسا بھینچے گی کہ مردے کی ہڈیاں پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جائیں گی اور یہ حال قیامت تک چلتا رہے گا اور وہاں تیرا کوئی پرسان حال اور یار و مددگار نہ ہوگا۔

(۲) اے ابن آدم! تو میری پشت پر کیسے کیسے کبیرہ گناہ کرتا ہے لیکن جب تو میرے شکم میں آئے گا تجھ کو شدید دردناک اور عبرتناک عذاب دیا جائے گا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ دوزخ کی آگ کا بچھونا تیرے لئے قبر میں بچھایا جائے گا اور نار جہنم کا لباس تم کو پہنایا جائے گا۔

(۳) اے ابن آدم! تو میری پیٹھ پر آج ہنستا مسکراتا پھرتا ہے لیکن ایک روز میرے اندر آکر تو روئے گا اور پچھتائے گا اور تیرا رونا۔ پچھتانا کسی کام نہ آئے گا۔ تمہیں عذاب و عتاب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو اندھا اور بہرہ ہے تاکہ وہ نہ تیری حالتِ زار کو دیکھ سکے نہ تیری فلک شگاف چیخ و پکار اور تیری دلفگار آہ و بکا و فریاد کو سن سکے۔ اس کے پاس ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ اگر وہ گرز پہاڑ پر مارد یا جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے جب وہ گرز تیرے سر پہ مارے گا تو تیرا کیا حال ہوگا۔ حدیث مسلم شریف اور بخاری شریف میں یہ روایت ہے کہ اس گرز مارے جانے سے وہ اس قدر چیختا چلاتا ہے کہ قریب ہی بجز انسان اور جنات کے سوا اس کے قرب و جوار کی ہر چیز اس کی چیخ و پکار سنتی ہے حتیٰ کہ راہ چلتے گھوڑے یا جانور بدک جاتے ہیں

قرآن کریم کے پارہ ۲۵ سورت الدخان میں ارشادِ ربانی ہے کہ وہ ایسا دن ہوگا جہاں کوئی عزیز سے عزیز ترین دوست یا کوئی خویش و اقارب یا کسی کی ساری عمر کا دولت اور جمع کیا ہوا روپیہ پیسہ کسی کے کام نہ آئے گا اور نہ ہی کہیں سے اسے کوئی مدد و نصرت پہنچ سکے گی۔

(۴) اے ابن آدم! تو میری پیٹھ پر حرام مال جمع کرتا پھرتا ہے لیکن میرے پیٹ میں آکر تم کو شرمندہ ہونا پڑے گا میرے پیٹ میں کیڑے مکوڑے تمہیں کھائیں گے۔

قرآن حکیم کے پارہ ۱۰ سورت توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ایک روز ایسا آئے گا کہ آتش جہنم میں سونا چاندی تپایا جائے گا اور اسی سے ان بخیلوں کی پیشانیوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہی خزانہ ہے جسے تم دنیا میں زکوٰۃ و خیرات و صدقات دیئے بغیر جمع کرتے رہے تھے اب اس جمع کی ہوئی اپنی دولت کا مزہ چکھو۔

(۵) میری پیٹھ پر اے ابن آدم! تو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی حرام چیزیں کھاتا ہے۔ تو یتیموں۔ بیواؤں، بیکسوں اور بے نواؤں کا مال اپنی شاطرانہ چالوں اور مکر و فریب سے بٹورتا ہے۔ ہضم کرتا ہے اور اپنے لئے حلال سمجھتا رہا ہے میرے شکم کے اندر آکر تو سخت نادم۔ شرمسار۔ پریشان و پشیمان ہوگا میرے پیٹ میں بے شمار کیڑے مکوڑے تجھے کھائیں گے۔ تیرے کفن کو تار تار کردیں گے۔ قبر تیرے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گی اور گوشت پوست اور ہڈیاں کھا جائیں گی اور تیرے سارے بدن پر سر سے لے کر پاؤں تک ڈسنے والے بچھو اور سانپ دن رات ڈستے ہوں گے اور تو کچھ نہ کرسکے گا۔

قرآن شریف کے پارہ ۸ سورت اعراف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بدروح کے واسطے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اب غور فرمادیں کہ جب مرنے پر بھی جس نابکار بدکار و بدکرداری بدروح کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے تو اس کی دعا کس طرح عرش معلیٰ تک پہنچ سکتی ہے اور بارگاہ ایزدی میں مقبول و منظور و مستجاب ہوسکتی ہے؟

ان دردناک۔ ہولناک۔ اندوہ ناک۔ اور عبرتناک شدید عذابوں سے نجات پانے کے لئے محسن عظیم سرور کائنات فخر موجودات شفیع المذنبین سید المرسلین رحمت اللعالمین خاتم النبیین خیر الوریٰ حبیب کبریا! اشرف الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مغفرت کا ایک ایسا لاثانی بالکل سہل اور آسان نسخہ بتادیا ہے کہ بدترین مذنب انسان جس نے ساری عمر فسق و فجور میں گذار کر اپنے قلب و دل کو سیاہ بنالیا ہو اور اپنی عاقبت و آخرت کو تباہ و برباد کرلیا ہو وہ آن واحد میں ایسا پاک و مطہر ہوسکتا ہے جیسے شکم مادر سے ابھی جنم لیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے تمام

باقی ص ۲۶ پر

جلد نمبر 11 —— شمارہ نمبر ۳
بتاریخ :- ۱۰ تا ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ
بمطابق :- ۱۲ تا ۱۸ جون ۱۹۹۲ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

پبلشر —— عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	اعجاز توبہ۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں	۲
۲	محکمہ تعلیم میں قادیانی سرگرمیاں (اداریہ)	۴
۳	آہ! الحاج محمد حسن چغتائی	۵
۴	آخری رسول کا آخری حج	۶
۵	حج امت مسلمہ کی وحدت	۷
۶	گاہے گاہے باز خواں	۹
۷	حضرت امیر شریعت کا فرمان	۱۰
۸	حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کا طوجستان کا دورہ	۱۱
۹	شراب۔ سم قاتل	۱۳
۱۰	قادیانی ذکری بھائی بھائی	۱۴
۱۱	داستان ازلا	۱۶
۱۲	پرچم کا تقدس	۱۹
۱۳	پیغام بیداری	۲۰
۱۴	چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس	۲۱
۱۵	لاہور کی ڈائری	۲۲
۱۶	صحابیات اور ہم	۲۳
۱۷	ایبٹ آباد میں ختم نبوت کانفرنس	۲۴

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نائب سرپرست
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نگران اعلیٰ
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

چندہ
سالانہ —— ۱۰۰ روپے
ششماہی —— ۷۵ روپے
سہ ماہی —— ۴۵ روپے
فی پرچہ —— ۳ روپے

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان۔ فون نمبر۔ 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان ارسال کریں۔

محکمہ تعلیم میں قادیانی سرگرمیاں ـــــ حکومت نوٹس لے

یوں تو قادیانی ہر محکمے میں گھسے ہوئے ہیں اور اپنی سرگرمیاں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں ان سرگرمیوں میں تبلیغ کرنا نوکری اور چھوکری کا لالچ دیکر نوجوان طلبہ کو اپنے جال میں پھنسانا یہ ان کی اولین کوشش ہوتی ہے لیکن خاص طور پر محکمہ تعلیم ان کی توجہ کا زیادہ مرکز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم میں رہ کر معصوم بچوں اور نوجوان طلبہ کے ذہنوں کو جنہیں دینی علوم سے کچھ واقفیت نہیں ہوتی خراب کرنے یا واضح لفظوں میں انہیں گمراہ کرنے اور مرتد بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔

محکمہ تعلیم میں جو قادیانی زیادہ اثر و رسوخ کا مالک ہوتا ہے وہ ماتحتوں کو تنگ کرتا ہے اگر کوئی صدائے احتجاج بلند کرے تو اس کا فوراً تبادلہ کرادیا جاتا ہے۔

ہمیں افسوس حکومت پر ہے جو نام اسلام کا لیتی ہے اور کام اسلام کے خلاف کرتی ہے اسے مسلمانوں کے دین و ایمان کا کچھ خیال نہیں بس وہ کرسی پر بیٹھے رہنے چاہییں۔

گذشتہ ماہ کے الحق اکوڑہ خٹک میں ایک مسلمان کا مراسلہ بعنوان "و نظامت تعلیمات پنجاب میں قادیانی یلغار" شائع ہوا ہے اسے پڑھیئے وہ لکھتے ہیں :۔

میں ایک کمزور عقیدے کا مسلمان ہوں۔ محکمہ تعلیم لاہور میں ملازم ہوں میں نے اپنا اوڑھنا بچھونا اپنے افسران کو خوش کرنا ہی بنایا ہوا تھا۔ اپنے افسران کی خوشنودی مجھے حاصل تھی بلکہ اب تک حاصل ہے۔ میں آپ کو چند واقعات کی اطلاع دے رہا ہوں جن کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ ان دفاتر کا ایک مسئلہ تو بد دیانتی ہے خاص کر قادیانی خواتین و حضرات کی ہر جائز و ناجائز مدد کی جاتی ہے ان کے ہر طرح کے کام کروانے کے لئے سفارشیں مہیا کی جاتی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق لاہور کے تعلیمی اداروں میں صرف وہی سربراہ رہ سکتا ہے جو یا تو قادیانی ہو یا دین سے اس کا کوئی مضبوط رشتہ نہ ہو۔ مردانہ اداروں کی نسبت زنانہ اداروں میں قادیانیوں کے خلاف مزاحمت کم ہوتی ہے اس لئے یہ ادارے ان کی سرگرمیوں کا خاص ہدف ہیں۔ لاہور میں گلبرگ کالج کی پرنسپل محترمہ میمونہ انصاری ایک فرض شناس اور نیک مسلمان خاتون تھیں۔ قادیانی لابی نے وہاں امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا اور ان کا تبادلہ کروا کے دم لیا۔ لاہور میں بہترین مقام پر واقع جناح ڈگری کالج برائے خواتین ایک نوجوان خاتون پرنسپل ڈاکٹر کوثر جمال چیمہ کے حوالے کیا گیا۔ اپنے مشاہدے کی بنا پر یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یونیورسٹی کی سطح پر طالبات کی کامیابی کا معیار صرف محنت اور حصول علم ہی نہیں رہ جاتا بلکہ اس کے کچھ اور لوازمات بھی ہیں۔ اسی ڈاکٹر چیمہ نے اپنے قادیانی استاد سے شادی کر لی جس نے اسے سکالرشپ دلوا دیا۔ بیرون ملک سکالرشپ پر جانے والی خواتین کے لئے ڈگری کا حصول کوئی مشکل بات نہیں ہوتی۔ اگر آپ باہر جانے والی خواتین کے اعداد و شمار کا ملاحظہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی۔

پنجاب کے ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشنز کالجز ڈاکٹر امتیاز احمد چیمہ جو میرے پاس بھی ہیں ایک کٹر قادیانی ہیں۔ انہوں نے یہاں ایک مضبوط لابی تیار کی ہوئی ہے۔ جناب نواز شریف اور شہباز شریف سے تعلقات کے بھی دعویدار ہیں۔ یہ قادیانی استاد اور ان کے نام نہاد مسلمان مددگاروں کو خوب نواز رہے ہیں۔ خواتین اساتذہ خصوصی طور پر ان کی تختۂ مشق ہیں۔ نوجوان خواتین ان سے ہر طرح کے کام کروا لیتی ہیں۔ پرنسپل صاحبان اور سٹاف کی کالج سے غیر حاضری عام وطیرہ ہے۔ ایک خاتون استاد محترمہ ناہید لودھی بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ آپ قادیانیوں کو کافر سمجھتی ہیں اور اس سلسلے میں لگی لپٹی نہیں رکھتیں۔ ڈاکٹر امتیاز چیمہ جب گوجرانوالہ میں ڈائریکٹر تھے تو ان خاتون سے ناراض ہوئے انکوائری

آفیسر کے طور پر ان کو پاگل قرار دے کر ان کی نوکری ختم کر دی،،۔

ہم نہ صرف حکومت پنجاب سے بلکہ وفاقی حکومت خصوصاً صدر اسحاق خان اور وزیر اعظم میاں نواز شریف سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نظامت تعلیمات پنجاب میں قادیانی سرگرمیوں کا سختی کے ساتھ نوٹس لیں بلکہ پورے محکمہ تعلیم کو قادیانیوں سے پاک کر کے مسلمان طلباء کے ایمانوں کو بچائیں۔

آہ ! الحاج محمد حسن چغتائی

حاجی محمد حسن چغتائی بہاولپور میں ۔ احرار راہنماؤں کی غیرت و ہمت کی تصویر ۔ عظمت رسولؐ کے مناد ۔ عشق رسالت سے سرشار شخصیت کے مالک ۔ تحریک ختم نبوت کے بہادر و جرأت مند قائدین میں سے تھے ۔ جب بھی کسی قادیانی نے کوئی شرارت کی ۔ آں موصوف لنگوٹ کس کر میدان عمل میں اتر ے ۔ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک کہ مجرم کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا ۔ ایک عرصہ سے سال کے اکثر ماہ و ایام حرمین شریفین میں گذارتے ۔ بہت کم اوقات وطن میں گذارتے ۔

کچھ عرصہ سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی صدر چلے آرہے تھے ۔ جانشین امیر شریعتؒ سید ابو ذر بخاری مدظلہ جب بہاولپور تشریف لاتے تو حاجی صاحب مرحوم کو ملے بغیر واپس نہ جاتے ۔ تحریکہائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء ۔ ۱۹۷۴ء ۔ ۱۹۸۴ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔

اور اس ،،جرم،، کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں ۔

جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کا دفتر آپ کی رہائش کے قریب غلہ منڈی میں آیا ۔ تو موصوف آتے جاتے ضرور ملتے ۔ بسا اوقات فرماتے کہ کام تو کوئی نہیں تھا ۔ بورڈ نظر آیا تو ملے بغیر گھر جانے کو دل نہ چاہا ۔

بہر حال موصوف ملنسار ۔ بااخلاق ۔ باکردار شخصیت کے مالک تھے ۔ آپ کی وفات سے بہاولپور تحریک ختم نبوت کے ایک جانباز جرنیل سے محروم ہوگیا ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر ۔ حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری ۔ حضرت مولانا اللہ وسایا ۔ مولانا بشیر احمد صاحب ۔ صاحبزادہ طارق محمود اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے موصوف کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں ۔ ادارہ ختم نبوت ان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان سے دلی تعزیت اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے ۔

بقیہ : قادیانی ذکری بھائی بھائی

قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ومن دخلہ کان اٰمنًا بیت اللہ شریف کے بارے میں ہے اور وہی امن کی جگہ ہے لیکن مرزا قادیانی لکھتا ہے :-

(۱) ،، بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا (ومن دخلہ کان اٰمنًا) اسی مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے ،،

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ از مرزا قادیانی)

(۲) مرزا قادیانی کا اپنی بستی قادیان کے متعلق مشہور شعر ہے ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے ۔

(مجموعہ کلام مرزا ، درثمین صفحہ ۵۲)

قادیانیوں کا حج

جب مرزا قادیانی نے قادیان کو ارض حرم قرار دیدیا اور اپنی نام نہاد مسجد کو بیت اللہ قرار دے ڈالا تو اس صورت میں حج کا مسئلہ باقی رہ گیا تھا جسے مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود قادیانی نے یوں حل کیا :-

(۳) ،، آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے ،،

اس کے بعد آگے چل کر کہتا ہے :-

،، جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے ،، (خطبہ مرزا محمود مندرجہ برکات خلافت مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

اللہ تعالیٰ نے امّ القریٰ مکہ مکرمہ کو قرار دیا ہے لیکن وہی مرزا محمود قادیان کو امّ القریٰ بھی قرار دیتا ہے اور یہاں تک بھی بکواس کرتا ہے کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ۔

(۴) ،، قادیان تمام بستیوں کی ام (ماں) ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں ،،

(حقیقۃ الرؤیا صفحہ ۴۶)

باقی آئندہ

آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج اور آخری خطبہ

قاضی محمد اسرائیل

کامیابی اور کامرانی کا زینہ اور منبع رسول کریمؐ کی ذات گرامی ہے۔ اس ذات اقدس کے ساتھ جس کا تعلق ہوگیا وہ کامیاب ہوگیا۔ جن لوگوں نے آپؐ کے ساتھ مکمل تعلق قائم کیا انہیں زندگی ہی میں جنت کی بشارت مل چکی تھی۔ وہ جنت کے مہمان چند دنوں کے لئے دنیا میں تشریف لائے اور پوری دنیا کو فلاح و نجات کا پیغام دے کر چلے گئے۔ ان میں کون سا وہ کمال تھا جس کی وجہ سے ان کی بات دریا، جنگل، جنگل کے جانور، پتھر، ہوا، زمین مانا کرتے تھے۔ اس سوال کا جواب ظاہر ہے یہ ہے کہ انھوں نے اللہ اور رسولؐ کے حکم کو مان لیا پھر ان کی بات دنیا کی ہر چیز مانا کرتی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی مگر مسلمانوں کا رعب قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں تھا۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں صحابہ کرامؓ سے لرز جاتی تھیں۔ آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر وہ شان و مقام حاصل نہیں جو پہلے تھا۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں نے حضور نبی کریمؐ کے فرامین و ارشادات کو فراموش کر دیا ہے۔ آج اگر مسلمان اسلام کے مطابق عملی زندگی بسر کریں تو وہ حالت تو واپس آ نہیں سکتی مگر کچھ اس کا نمونہ ہوسکتا ہے۔ یوں تو آپؐ کا فرمان اصول زندگی میں کامیابی کا سنہری اصول و زینہ ہے مگر آپؐ کا ایک خطاب جو آپؐ نے کم و بیش ایک لاکھ چودہ ہزار جان نثاران توحید و رسالت کے سامنے فرمایا تھا۔ وہ تاریخ عالم اسلام میں ایک عظیم الشان مقام رکھتا ہے۔ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ خطاب فرمانے والے نبی آخرالزمان ہیں اور سننے والے آپؐ کے تیار کردہ وہ پاکیزہ نفوس ہیں جن کو خداوند عالم نے چن چن کر حضورؐ کی صحبت اقدس میں جمع کر دیا تھا

وہ خوش نصیب اور خوش قسمت حضرات صحابہ کرامؓ تھے جو شان اور عظمت والے رسولؐ کے سامنے باادب ہو کر بیٹھے ہوئے آپؐ کے پیارے بیان کو بڑی دلچسپی سے سن رہے تھے اس وقت اگر ان کے سر مبارک پر پرندے آ کر گھونسلا بنا لیتے تو ان کو کوئی پتہ نہ چلتا کیونکہ اس وقت وہ شان والے رسولؐ کا آخری خطبہ سماعت کر رہے تھے۔ اس خطبہ کو تاریخ عالم اسلام میں خطبۂ حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آپؐ نے اپنے شان والے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اس سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی سے معافی مانگتے ہیں۔ اسی کی طرف توبہ کرتے ہیں۔ اور ہم اللہ ہی سے اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی بھٹکا نہیں سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت پر نہیں لگا سکتا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ کے بندو! میں تمھیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید اور اس کی اطاعت پر پُرزور آمادہ کرتا ہوں اور میں ابتدا اسی سے کرنا چاہتا ہوں جو بھلائی ہے۔

اَمّا بعد۔ لوگو! سنو میں تمہیں بتاتا ہوں کیونکہ اللہ جانتا ہے۔ شاید اس سال کے بعد میں اس جگہ تم سے پھر نہ مل سکوں۔

لوگو! تمھارے مال اور تمھاری آبروئیں تمھارے لیے (ایک دوسرے پر) اپنے رب سے ملنے (قیامت) تک حرام ہیں۔ ایسے ہی حرام اور محترم جیسے تمھارے آج کے دن آج کے مہینے اور اس مقام کی حرمت ہے۔ ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا جس کے پاس کوئی امانت ہو تو وہ ادا کر دے جس نے وہ اُس کے پاس امانت رکھائی خبردار! جاہلیت کا سُود گرا دیا جاتا ہے۔ البتہ تمہارے لئے راس الاال پر حق ہوگا۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کوئی سود نہ رہنے پائے اور پہلا سود جس سے میں (اس کی) ابتدا کرتا ہوں وہ میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا ہے۔

خبردار! جاہلیت کے خون گرا دیے جاتے ہیں اور پہلا خون جس میں (اس کی ابتدا کرتا ہوں وہ (میرے چچازاد بھائی کے بیٹے) عامر بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا ہے۔ خبردار! جاہلیت کے آثار اور عہدے گرا دیے جاتے ہیں بجز (خانۂ کعبہ کی) رکھوالی اور حجاج کرام کو پانی پلانے کے۔

قتل عمد پر قصاص ہے۔ مشابہ عمد وہ جس میں لٹھ اور پتھر سے موت واقع ہو۔ اس میں سو اونٹ بطور خون بہا ہیں۔ جو اس میں زیادتی کا مطالبہ کرے تو وہ جاہلیت والا ہے۔ ہاں۔ کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا۔

اَمّا بعد: لوگو! شیطان اس سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ اب تمھاری اس سرزمین میں اس کی پوجا ہو لیکن وہ اس پر راضی ہے کہ اس کے سوا دیگر ایسی باتوں میں اس کی اطاعت کی جائے جن کو تم اپنے اعمال میں حقیر سمجھتے

باقی ص 24 پر

حج
اُمتِ مسلمہ کی وحدت
قول وعمل کا عالمگیر عزم

مولانا قاری نیاز محمد ایم اے ایل ایل بی

اسلام قبول کرنے (اپنے کو خداوند قدوس کے سپرد کرنے کے اقرار) کے بعد بندہ کا تن من دھن، مال و دولت اور وقت سب کچھ اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اس کی ہر قسم کی توانائی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے صرف ہونے لگتی ہیں۔ اس طرح مومن کی جان و مال اب بندہ کے نہیں اللہ کے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بدلے وہ ابدالآباد کی نعمتیں، مسرتیں اور خالق کائنات کی رضا پاتا ہے۔ اس سے یہ اقرار کرایا جاتا ہے کہ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (القرآن)

ترجمہ: یہ بات یقینی ہے کہ اللہ نے مومنین سے جنت کے بدلے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں۔

جس طرح کوئی چیز بک جانے کے بعد ان پر ہر قسم کے مالکانہ حقوق اور حقوق تصرف خریدار کو منتقل ہو جاتے ہیں اسی طرح مومن اقرار کرتا ہے کہ یہ جان و مال میرے نہیں اللہ کے ہیں اور ان کو اب میں محض اپنی مرضی سے استعمال نہیں کر سکتا۔ اور پھر ایک قدم بڑھ کر بندہ یہ اقرار کرتا ہے کہ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (القرآن)

(ترجمہ: بے شک میری نماز، عبادات، میری ہر قسم کی قربانی اور میرا جینا و مرنا ہر لحظہ و ہر آن پروردگار عالم کے لئے ہیں۔ اسی تسلیم و رضا کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے عبادات کا سلسلہ شروع فرمایا۔

نماز اور روزہ کی صورت میں وقت اور جان کی سپردگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی صورت میں مال کی سپردگی کا مظاہرہ ہوتا ہے اور حج کی صورت میں مال و جان اور وقت ہر چیز کی بارگاہ الٰہی میں قربانی پیش کی جاتی ہے۔ انہی ہر ہر چیز بارگاہ رب ذوالجلال میں پیش کرنے کے نتیجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

(ترجمہ: جس شخص نے محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے اخلاص نیت سے حج کیا اور دوران حج نہ ہی کوئی فحش بات کی اور نہ ہی اللہ کے کسی حکم سے سرتابی کی گویا خود سپردگی کا مکمل مظاہرہ کیا وہ حج سے اس دن کی طرح لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا گناہوں سے پاک و صاف تھا۔ انتہائی بدقسمت ہوگا وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ حج کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ریاکاری، دکھلاوے یا کسی بے احتیاطی کی وجہ سے اس اجر عظیم کو ضائع کر دے۔

فرضیت حج

ارکان اسلام میں سے حج پانچواں رکن ہے۔ حج کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ ارکان حج کے سلسلے میں قرآن مجید میں جہاں دیگر مضامین بیان کئے گئے ہیں وہاں یہ بھی ذکر ہے کہ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔

(ترجمہ: اللہ کی طرف سے ان لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو اس ... تک آنے جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو اس فرضیت سے انکار کرے تو اللہ کی ذات کو سارے عالم کی پرواہ نہیں۔ سب لوگوں سے بے نیاز ہے)

مسلم شریف کی ایک روایت میں مذکور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا۔

(ترجمہ: اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اس روایت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرضیت کا ذکر کیا ہے

فقہ اسلامی میں بسا اوقات حج کے لئے واجب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے لئے یہ بات ملحوظ رہے کہ اصول فقہ (Islamic Jurisprudence) میں واجب کا لفظ عام ہے جس کے معنی "لازمی حکم" کے ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے اس کا اطلاق فرض و واجب دونوں پر ہو سکتا ہے۔ عموم کی وجہ ہر فرض کو واجب کہہ سکتے ہیں البتہ ہر واجب کو ہم فرض نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہر واجب دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہوتا۔

حج زندگی بھر میں ایک بار واجب ہے چنانچہ جب آیت حج نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے لہٰذا حج کیا کرو"۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا "اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا ہوگا" جواب دینے سے آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس صحابی نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔ تو آپ نے جواب دیا "لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم"، اگر میں کہوں "ہاں" تو پھر (ہر سال) حج لازم ہوتا اور تم اسے پورا نہ کر سکتے۔ نیز شرع اسلامی میں سبب کے مکرر ہونے سے حکم بھی مکرر ہوتا ہے۔ جبکہ حج کا سبب بیت اللہ ایک ہے اور وہ مکرر نہیں۔ اس لئے زندگی بھر میں ایک بار حج فرض ہے بار بار نہیں۔ حج کے لئے صاحب استطاعت ہونا بھی شرط ہے۔

استطاعت میں جسمانی اور مالی دونوں استطاعتیں شامل ہیں۔ چنانچہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ مفلوج، شیخ کبیر اور قیدی پر حج فرض نہیں۔ مالی استطاعت اس قدر ضروری ہے کہ آمد و رفت اور دوران سفر کے اخراجات واپسی تک اہل و عیال کے متوسط نفقہ کے لئے رقم ہو۔

تاریخ حج

روئے زمین پر وہ پہلی تعمیر جسے دین فطرت کی عالمگیر مرکزیت کا مقام حاصل ہوا اور وہ پہلا متبرک مقام جو لوگوں کی توجہ الی اللہ کے لئے مقرر کیا گیا اور بطور ایک عبادتگاہ اور نشان ہدایت کے بنایا گیا وہ بیت اللہ ہے جس کی از سر نو تعمیر سلسلہ انبیاء میں اللہ کے دوست کے لقب سے مشہور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ہاتھوں ہوئی۔

اس مرکزی جگہ تجویز کرنے والی خود اللہ کی ذات تھی اور یہ عمارت محض مسجد یا عبادتگاہ نہ تھی بلکہ اس کو دین اسلام کی عالمی تحریک کا مرکز تبلیغ و اشاعت (Head Quarter) بنایا گیا کہ ایک خدا کو ماننے والے دنیا کے چپے چپے سے یہاں جمع ہوا کریں۔ پروردگار کی عبادت کریں اور یہاں سے پیغام اسلام لے کر اپنے اپنے ملکوں کو سدھاریں لیکن حضرت اسماعیل کی اولاد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دین حنیف پر قائم نہ رہ سکی اور حج بیت اللہ کے طریقوں میں طرح طرح کی خرافات شامل کر کے اس کی اصل صورت مسخ کر ڈالی۔ حج کو برقرار رکھنے کے باوجود اپنے شامل کئے ہوئے بدعات کی وجہ سے ثواب کے بجائے عذاب کا کام بنا دیا تھا۔

صفا و مروہ کی سعی جو ضروری تھی متروک ہو چکی تھی۔ اور اس کی جگہ منات بت کے طواف نے لی تھی۔ حج کے لئے زاد راہ ساتھ لینا خلاف توکل سمجھتے اور اکثر لوگ زاد سفر لئے بغیر حج کے لئے چل پڑتے۔ جس کی وجہ سے وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جاتے۔ قربانی دیتے تھے لیکن جانوروں کا خون کعبہ کی دیواروں پر ملنا ضروری سمجھتے تھے۔ پیدل چلنے کی تکلیف گوارہ کرتے لیکن قربانی کے لئے لے جانے والے جانوروں پر سوار ہونا گناہ سمجھتے۔ قریش اپنے آپ کو اہل حرم سمجھتے ہوئے حدود حرم سے باہر نہ نکلتے اور حج کا اصل عبادت گاہ عرفات نہیں جاتے تھے۔ حج کی ایک نئی قسم "خاموش حج" گھڑ رکھی تھی کہ آغاز حج سے اختتام حج تک خاموش رہتے اور زبان سے کچھ نہ بولتے۔ ان خرافات کی تان اس بے حیائی پر ٹوٹتی کہ مرد تو مرد عورتیں بھی ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتیں۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم الخ (قرآن)

(ترجمہ: ہمارے پروردگار! ہماری ذریت میں سے ایک ایسا نبی بھیج جو ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔ اور ان کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کر دے)

خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مشترکہ مانگی گئی یہ دعا ان کے دو ہزار سال بعد پیدا ہونے والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں قبول ہوئی کہ ایسا نبی جو حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام دونوں کی اولاد میں سے ہوں، سوائے سرور دو جہاں کے کوئی نہیں آیا۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ملت ابراہیمی دین حنیف کو از سر نو زندہ کیا۔ اکیس سال تک آپ نے اسلام کے دعوتی مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اور اکیسویں سال پھر سب کو حج کی مرکزیت کی طرف بلایا اور بیت اللہ کو ہر قسم کی آلائشوں اور خرافات سے پاک فرمایا۔

حج کی حکمتیں

حج کے موقعہ پر دنیا کے چپے چپے سے مسلمان جوق در جوق حاضر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان اسلامی اخوت، محبت اور اسلامی رشتہ اجاگر کرنے کا بہترین وسیلہ حج ہے۔

اسلام مساوات کا علمبردار مذہب ہے اور شریعت نے ہر ہر عمل میں اپنے ماننے والوں کے درمیان برابری کا درس دیا ہے۔ حج کی صورت میں اس مساوات کا اظہار ہوتا ہے کہ امیر غریب عربی عجمی، کالا گورا غرض اسلامی معاشرے کا ہر فرد ایک جیسا لباس زیب تن کئے ہوئے ایک ہی جیسے کلمات پکارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، رحمت، لطف و کرم اور اس کی نصرت و تائید کے لئے تواضع اپنانا، اپنی ذات کو مٹا دینا اگر یہ وزاری اختیار کرنا بنیادی ذرائع ہیں۔ حج اس کا بہترین موقع بہم پہنچاتا ہے۔

حج مرکزیت کا درس دیتا ہے کہ مسلمان چاہے دنیا کے کسی کونے میں بھی ہوں وہ ایک مضبوط مرکز سے جڑے ہونے چاہئیں۔ اور ان کا دل ایک ساتھ دھڑکنا چاہئے۔

کسی بھی رنگ و نسل سے وابستہ فرد معاشرہ کے مسائل اپنے مسائل سمجھنے چاہئیں۔ حج کا اجتماع اس کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے مسلم امہ کے افراد کے مسائل سامنے آئیں اور ان کا حل سوچا جائے۔

باقی صفحہ 26 پر

ARFI JEWELLERS عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

گاہے گاہے باز خواں

دربارِ نبوت ﷺ حاضری کا ایک عجیب واقعہ

از: نیاز محمد ناطق۔ لورالائی

کتاب نشر المحاسن میں عبداللہ بن سعد یافعیؒ نویں صدی ہجری کے جو کہ بہت بڑے بزرگ اور عارف باللہ تھے۔ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مجھے صحیح اسناد کے ساتھ پہونچا ہے۔ اور اس زمانہ میں بہت زیادہ مشہور ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ عارف باللہ شیخ ابن الزغب یمنی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ ہمیشہ اپنے وطن سے سفر کرکے اول حج ادا کرتے اور پھر زیارت روضۂ اقدس کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ حاضری دربار کے وقت والہانہ اشعار قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھ کر روضہ اقدس کے سامنے پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حسب عادت وہ قصیدہ پڑھ کر فارغ ہوئے۔ تو ایک صحابہؓ کا دشمن خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ آج میری دعوت قبول کیجئے۔ حضرت شیخ نے از روئے تواضع اور اتباع سنت دعوت قبول فرمائی۔ آپ کو اس کا حال معلوم نہ تھا کہ یہ رافضی (شیعہ) ہے اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی مدح کرنے سے ناراض ہے۔ آپ حسب وعدہ اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکان میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنے دو حبشی غلاموں کو اشارہ کیا۔ جن کو پہلے سمجھا رکھا تھا۔ وہ دونوں اس ولی اللہ کو لپٹ گئے۔ اور آپ کی زبان مبارک کاٹ ڈالی اس کے بعد اس کمبخت رافضی (شیعہ) نے کہا۔ کہ جاؤ یہ زبان ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لے جاؤ جن کی تم مدح کیا کرتے ہو۔ وہ اس کو جوڑ دیں گے۔

شیخ موصوف کٹی ہوئی زبان ہاتھ میں لئے ہوئے روضہ اقدس کی طرف دوڑے اور مواجہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا واقعہ ذکر کیا۔ اور روئے۔ جب رات ہوئی تو خواب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے صاحبین حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم بھی اس واقعہ کی وجہ سے غمگین صورت تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ کے ہاتھ میں سے یہ کٹی ہوئی زبان اپنے دست مبارک میں لی۔ اور شیخ کو قریب کرکے زبان ان کے منہ میں اپنی جگہ پر رکھ دی۔ یہ خواب دیکھ کر شیخ بیدار ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ زبان بالکل صحیح و سالم اپنی جگہ پر لگی ہوئی ہے۔ دربار نبوت کا یہ کھلا ہوا معجزہ دیکھ کر اپنے وطن واپس آگئے۔ سال آئندہ پھر حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حسب عادت قصیدہ مدحیہ روضہ اقدس کے سامنے پڑھ کر فارغ ہوئے۔ تو پھر ایک شخص نے دعوت کے لئے درخواست کی شیخ نے پھر توکلاً علی اللہ قبول فرمائی۔ اور اس کے ساتھ تشریف لے گئے مکان میں داخل ہوئے تو وہی پہلے والا مکان معلوم ہوا۔ خداوند تعالیٰ کے بھروسہ پر داخل ہوگئے۔ اس شخص نے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ بٹھایا اور تکلف کے کھانے کھلائے کھانے کے بعد یہ شخص شیخ کو ایک کوٹھڑی میں لے گئے۔ وہاں دیکھا۔ کہ ایک بندر بیٹھا ہوا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ جس نے آپ کی زبان قطع کی تھی۔ حق تعالیٰ نے اس کو بندر کی صورت میں مسخ کر دیا ہے یہ میرا باپ ہے اور میں اس کا بیٹا ہوں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ کے سامنے یہ کوئی بڑی چیز نہیں۔ لیکن اس سے یہ امر اور ثابت ہوا کہ رسالتمآب صلی اللہ وسلم جس طرح روضۂ اقدس میں زندہ

باقی ص۲۷ پر

جبار کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
لیونائٹیڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646655

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے فرمایا

المرسل:۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی

نبی اور شاگرد؟

"حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبی اور رسول ایسا نہیں جس نے اپنی تعلیمات میں جِلا پیدا کرنے کے لئے اپنے دور کے کسی انسان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ہو۔ نبی اور رسول براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرتے ہیں، نبیوں کی راہنمائی اللہ تعالیٰ خود کرتے ہیں اور انبیاء کرام معصوم ہونے کے ساتھ ساتھ بہادر بھی ہوتے ہیں۔

آپ انبیاء علیہم السلام کے احوال پر نگاہ ڈالیں جو نبی بھی دنیا میں تشریف لاتا ہے اس کے ایک ہاتھ میں انعام الٰہی کی کوندتی بجلیاں ہوتی ہیں اور دوسرے ہاتھ میں تلوار، وہ کاشانہ حق و باطل پر برق بن کر گرتا ہے۔ اس کے جلو میں سمندروں کا شور اور طوفانوں کا زور ہوتا ہے۔ اس کی رفتار فرماں رواؤں کا دل دھڑکا دیتی ہے اور اس کی ایک للکار سے کائنات کا دل دہل جاتا ہے۔"

بازی

"اے باشندگان لاہور! معاملہ عزت رسول کا ہے اور اس کے لیے ہم ہر قربانی کے لیے تیار ہیں مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس مقدس جہاد میں وہ لوگ شریک نہیں جن کو اپنے دعوؤں کے اعتبار سے اس وقت تک میدان میں آجانا چاہیے تھا۔ ہم عزت رسول کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے کا فیصلہ کر چکے ہیں مگر جاؤ ان راہنماؤں کو بھی لے آؤ جو ہم سے الگ مسلک رکھتے ہیں تاکہ یہ جہاد آخری جہاد ہو اور اس میں پوری قوم شریک ہو۔"

یاوہ گوئی

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا جو انصاف کی نگاہوں سے مطالعہ کرے گا وہ خود بخود اس کے خرافات سے اس کی حماقت کا اندازہ لگا سکے گا۔ کہاں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزانہ کلام اور کہاں پنجابی نام نہاد کا بیہودہ کلام، مرزا ایک جگہ لکھتا ہے۔

"اللہ میرے ساتھ سویا اور اس نے میرے ساتھ قوت رجولیت کا اظہار کیا پھر مجھے حمل ہو گیا۔ تھوڑے دنوں بعد مجھ سے بچہ پیدا ہو گیا پھر اس بچے کی تعریف یوں کرتا ہے۔ فرزند دلبند، گرامی دل پسند، مظہر الحق۔"

آہ۔ افسوس کہ اس کلام کو پڑھ کر بھی کوئی مرزا کو نبی یا مہدی تصور کر سکتا ہے؟ یہ کوئی انسانوں کا کلام ہے؟ مجھے ایسی باتوں کے نقل کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے یہ کوئی انصاف ہے؟ خدا کی قسم ایسی باتیں زبان پر نہیں آسکتیں یہ کوئی شریف آدمی کہہ سکتا ہے یا سن سکتا ہے؟

لیکن کیا کروں کبھی کبھی بدبودار گلیوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ ایک جگہ مرزا نے اپنے ایک الہام یریدون ان یروا طمثک کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی و ناپاکی پر اطلاع پاوے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں رہا بلکہ وہ بچہ پیدا ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔"

مرزا کی کفریات کی ایک لمبی چوڑی داستان ہے۔ اس نے خدا کے انبیاء کرام اور صحابہؓ، تابعینؒ کی اور مردود کے علاوہ حق کے حق میں ہتک آمیز عبارتیں لکھی ہیں۔

میرے دوستو اور بھائیو! یا تو مجھے سمجھاؤ تاکہ میں اس مسئلہ کے بیان سے رک جاؤں یا میری فریاد سن لو اور اس فتنۂ ارتداد مرزائیت کے استیصال کے لیے متفق ہو جاؤ۔

مصلحت دید من آں است کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند سر طرہ یارے گیرند

ضرب کاری

"میں منصوبات کے 'لا' کی بات کر رہا ہوں۔ تم معمول میں پھنس گئے اور عامل سے غافل رہ گئے۔ لَا دَخْلَ فِی الدَّار کے کیا معنی ہیں؟ گھر میں کوئی مرد نہیں فارسی میں اس کا ترجمہ ہوگا۔ نیست مردے در خانہ اسی طرح لا نبی بعدی کا معنی یہ ہوگا کہ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ کیا یہ معنی ہو سکتا ہے کہ ظلی و بروزی نبی آسکتا ہے؟ تو پھر لا الٰہ الا اللہ کا معنی بھی یہ ہوگا کہ ظلی و بروزی خدا موجود ہیں حالانکہ 'لا' جس چیز پر داخل ہو جائے اس کا تخم مار دیتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ یہاں تو الا ہے (خاکم بدہن خاکم بدہن) اگر الا نہ ہوتا تو معنی کے لحاظ سے اللہ کا حق بھی سلب ہو جاتا!"

ایں ہندی نژاد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ میں پیغام الٰہی کو مخلوق تک پہنچانے کی راہ میں کتنی قربانیاں پیش کی ہیں یہاں تک کہ احد کی لڑائی میں آپؐ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ بتاؤ مرزا نے اسلام کی اشاعت کے لیے کتنے جہادوں میں شرکت کی؟ ارے مرزا تو جہاد کو حرام قرار دیتا رہا۔ اقبال نے کہا تھا ۔

باقی صفحہ ۲۴ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا

ایک ہفتہ بلوچستان کا تفصیلی دورہ

رپورٹ: حاجی محمد اشرف خواجہ خیل لورالائی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ ۲۶/۴/۹۲ کو ملتان سے بذریعہ طیارہ ژوب پہنچے ژوب ایئرپورٹ پر حضرت کا اہلیان ژوب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروانوں نے عظیم الشان استقبال کیا ایئرپورٹ سے جلوس کی صورت میں حضرت کو خادم ختم نبوت حاجی محمد اکبر صاحب کے گھر لایا گیا دوپہر کا کھانا حاجی محمد اکبر صاحب کے گھر تناول فرمایا پھر ژوب مرکزی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا اللہ داد صاحب نے ظہرانہ دیا اس کے بعد مدرسہ شمس العلوم کے مہتمم مولانا قاسم شاہ صاحب نے بھی ظہرانہ دیا قبل از نماز عصر مرکزی جامع مسجد ژوب میں حضرت کی زیرِ صدارت ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی خطرناک ترین فتنہ ہے جو ہر دور میں اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے مسلمانوں کو دھوکہ دیتا رہا اس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر مولانا عبدالواحد صاحب نے خطاب کیا اور فرمایا جس طرح قادیانی کافر غیر مسلم ہیں اس طرح ذکری بھی غیر مسلم ہیں آخر میں حضرت نے اجتماعی دعا فرمائی ژوب مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی غلام حیدر صاحب نے حضرت کو عشائیہ دیا صبح کا ناشتہ حاجی محمد یونس خواجہ خیل کے گھر تھا ۲۷/۴/۹۲ کو صبح ۸ بجے ژوب سے بذریعہ روڈ براستہ مرغہ کبزئی لورالائی روانہ ہوئے راستہ میں سردار فیض اللہ نے چائے کا اہتمام کیا اس کے بعد مسلم باغ میں حاجی عطا خان نے کی پھر سردار بہار خان سکنہ میلازئی نے حضرت کا کلاشنکوفوں سے شاندار استقبال کیا اور ظہرانہ دیا۔ لورالائی پہنچنے پر حضرت کا شاندار استقبال کیا استقبال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے کارکنان اور اہلیان لورالائی اور جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں نے شرکت کی پھر جلوس کی صورت میں حضرت کو مجاہد ختم نبوت مولانا گل حبیب صاحب کے گھر لایا گیا اور مولانا گل حبیب صاحب نے حضرت کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا ۲۸/۴/۹۲ کو مدرسہ دارالعلوم لورالائی کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب تشریف لائے اس جلسہ دستار بندی میں مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر مولانا عبدالواحد صاحب نے خطاب فرمایا اس کے بعد ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں کی دھوکہ دہی کا سدباب کیا جائے کیونکہ قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم ہے سندھ میں تخریب کاری کی متعدد وارداتوں میں قادیانی نوجوان گرفتار ہوئے اس طرح پورے ملک میں قادیانی مرتد نوجوان اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کی ہدایت پر تخریبی کاروائیاں کر رہے ہیں اور انہوں نے تمام مسلمانوں سے فرمایا کہ یہ سب مسلمانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ مرزائی قادیانی مرتد زندیق کی تمام مشروبات مثلاً اچار چٹنی شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں اور قادیانی زندیقوں سے لین دین نہ کریں۔

مولانا نے فرمایا کہ آپ کے صوبہ بلوچستان میں ذکری فرقہ بھی قادیانیوں کی طرح غیر مسلم ہے کیونکہ ذکری ختم نبوت اور اسلام کے تمام ضروری احکامات کے منکر ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ذکریوں نے اپنا نقلی حج بنایا ہے بلوچستان جیسے مذہبی صوبہ میں ذکریوں کا نقلی حج ہونا بلوچستان کے عوام کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ اس موقع پر بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی صاحب بھی موجود تھے مولانا جمال اللہ صاحب نے اپنے جوشیلے انداز میں عوام سے فرمایا کہ اب آپ فیصلہ کریں آپ کی حکومت بھی آپ کے سامنے موجود ہے کیا آپ جیسے جیالے اور بہادر لوگ مذہب اسلام پر قربان ہونے والے ذکریوں کے نقلی حج کو برداشت کرتے ہو؟ تو لوگوں نے کھڑے ہو کر وعدہ دیا کہ ہرگز نہیں اس وقت چاروں طرف سے نعرہ تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں اور ختم نبوت زندہ باد کی آوازیں گونج اٹھیں پھر بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی صاحب نے کھڑے ہو کر یقین دہانی کرائی کہ ذکریوں کے نقلی حج کو انشاء اللہ ختم کریں گے۔

پھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی فرمائی اور آخر میں عالم اسلام کے اتحاد و اتفاق کیلئے دعا فرمائی پھر دوپہر کا طعام تحفظ ختم نبوت لورالائی کے سرپرست مدرسہ دارالعلوم کے مہتمم مولانا آغا محمد صاحب کے گھر تناول فرمایا بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے نائب امیر حاجی محمد اشرف خواجہ خیل نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں حضرت کو عشائیہ دیا دفتر پہنچنے پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب کا عظیم الشان استقبال کیا گیا عشائیہ کے بعد حضرت نے نماز عشاء وہاں ادا کی بعد نماز عشاء ختم نبوت لورالائی کے نائب امیر حاجی محمد اشرف خواجہ خیل کے فرزند مولانا محمد نیاز کا نکاح پڑھایا۔ آخر میں تمام بیماروں اور نیک حاجتمندوں کے لئے دعا فرمائی۔

۲۹/۴/۹۲ صبح کا ناشتہ مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے ضلعی امیر و مدرسہ دینیہ عربیہ نعمانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مفتی عبید اللہ عرف گل خان صاحب کے ہاں

فرمایا اور مختلف مقامات پر دعوت جانے کیلئے تشریف لے گئے اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ نور ہستی شاکیر پیر لورالائی میں مدرسہ کا افتتاح فرمایا اور عشائیہ کا اہتمام ڈاکٹر شیر زمان صاحب نے کلی زنگی وال میں کیا۔

۳۰/۴/۹۲ کو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ۸ بجے لورالائی سے کوئٹہ بذریعہ روڈ روانہ ہوگئے کوئٹہ پہنچنے پر حضرت کا شان و شوکت سے استقبال کیا اور طلبا کرام نے جلوس کی صورت میں حضرت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی دفتر لایا گیا حضرت کو دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں استقبالیہ پیش کیا گیا استقبالیہ سے حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے انہوں نے فرمایا کہ جغرافیائی سرحدوں کی طرح پاکستان کے اسلامی نظریے کا تحفظ بھی لازمی ہے اس پس منظر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے صدر غلام اسحاق خان سے ملاقات کرکے عوام کا یہ مطالبہ پیش کیا تھا کہ شناختی کارڈوں کے کمپیوٹر کے ذریعے اجراء کے نئے مرحلے پر ان میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے کیونکہ غیر مسلموں کے لئے جداگانہ حق تسلیم کئے جانے کے بعد شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج اس کا ایک لازمی تقاضا ہے اس سے مختلف اسلامی ممالک میں جانے والے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیدا نہیں ہوگی اور دوسری قباحتوں سے بھی بچا جا سکے گا صدر کی واضح یقین دہانی کے باوجود ابھی تک اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک اصولی مطالبہ ہے جس کی منظوری تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی انہوں نے فرمایا کہ بلوچستان میں ذکری مذہب کے پیروکار رہتے ہیں جو قادیانیوں کی طرح عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ اسلام کے پانچوں ارکان کلمہ، نماز، روزہ، حج بیت اللہ، زکوٰۃ کو منسوخ سمجھتے ہیں ان کا کلمہ مسلمانوں سے جدا نماز کی جگہ وہ ذکر کو فرض سمجھتے ہیں رمضان المبارک کے روزوں کے بجائے ذوالحجہ کے دس روزے فرض سمجھتے ہیں زکوٰۃ کا تصور ان کے ہاں الگ ہے اور حج بیت اللہ کی جگہ کوہ مراد کی زیارت اور اس کے طواف کو اس کا قائم مقام کہتے ہیں اور ہر سال ۲۷ رمضان المبارک کو کوہ مراد پر جمع ہو کر نقلی حج کر کے اہل اسلام کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتے ہیں اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ ذکریوں کے اس نقلی حج پر پابندی لگائے اور شعائر اسلام کی توہین سے ان کو باز رکھے انہوں نے فرمایا کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے خصوصاً فوج جیسے حساس اداروں سے فوراً الگ کیا جائے کیونکہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں ٹیلی ویژن کے ذریعے پوری دنیا میں بھاری رقم کے عوض اپنا تبلیغی پروگرام ٹیلی کاسٹ کرنا چاہتے ہیں حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ سفارتی سطح پر کوشش کر کے اس کا سد باب کرے تاکہ مسلمان ان کے خطرناک نتائج سے بچ سکیں۔

استقبالیہ میں علمائے کرام اور معززین شہر نے بھاری تعداد میں شرکت کی یکم مئی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی صدارت میں جامع مسجد مرکزی کوئٹہ میں ختم نبوت کانفرنس کے اجلاس سے ختم نبوت کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی نے قادیانی اور ذکریوں کے عقائد بیان فرمائے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی دھوکہ دہی کا سد باب کیا جائے جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوار الحق نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد صاحب کی قیادت میں قادیانیت کے خلاف پوری دنیا میں منظم طریقے سے کام ہو رہا ہے اور عالمی مجلس نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سد باب اور ان کے خطرناک عزائم اور کفریہ عقائد سے اہل اسلام کو بچانے کے لئے پوری دنیا میں دفاتر کا جال پھیلا دیا ہے انہوں نے کہا جب تک یہ فتنہ دنیا میں موجود ہے ختم نبوت کے پروانے کبھی بھی چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔

پھر دوپہر کا طعام حاجی شہاب الدین صاحب مندوخیل کے ہاں حضرت صاحب نے تناول فرمایا سہ پہر چار بج کر بیس منٹ پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب کوئٹہ ایئرپورٹ سے بذریعہ جہاز پنجاب روانہ ہوگئے ختم نبوت کے کارکنوں اور معززین شہر نے آپ کو الوداع کیا۔

بقیہ: داستان از بلا

بہتر یہی ہے کہ روح القدس پر الزام لگانے کے بجائے ان سارکی انجیلوں کو جعلی اور جھوٹی قرار دے دیا جائے۔ ورنہ پھر نہ خدائے تعالیٰ کی ذات قدسی صفات عیوب سے بری ٹھہرتی ہے اور نہ روح القدس کی؟

میرا تو :- بے شک موجودہ انجیلیں ہی جعلی اور جھوٹی ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمنوں نے ان کو اپنے مطلب کے لیے گھڑا ہے۔"

عمر لحمی :- یہ تو دو انجیلوں کا اختلاف تھا۔ اب ایک ہی انجیل کی اختلاف بیانی ملاحظہ ہو۔ پولوس رسول (جس نے مسئلہ تثلیث ایجاد کر کے تمام عیسائی قوم کو مشرک بنایا) کے عیسائی مذہب قبول کرنے کا بیان انجیل اعمال میں تین جگہ ہوا ہے۔ مگر وہ تینوں بیان آپس میں مختلف ہیں۔ تعجب ہے کہ روح القدس (نعوذ باللہ) ایک ہی کتاب میں ایک ہی واقعہ کی نسبت جھوٹ بولتا ہے۔ انجیل اعمال باب ۹۔ آیت ۳ میں لکھا ہے کہ پولوس رسول جنگل میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں جا رہا تھا کہ یکا یک اس پر آسمان سے ایک نور چمکا اور ایک آواز آئی تھی پولوس آواز کو سن کر زمین پر گر پڑا اور ساتھی کھڑے رہ گئے ساتھیوں نے آواز سنی مگر کسی کو دیکھا نہیں۔ اسی انجیل کے باب ۲۲ آیت ۹ میں لکھا ہے کہ ساتھیوں نے نور دیکھا مگر آواز نہ سنی۔ اسی انجیل میں تیسری جگہ باب ۲۶۔ آیت ۱۴ میں مذکور ہے کہ پولوس رسول اور اس کے سب ساتھی زمین پر گر پڑے۔

اب غور کرو ایک ہی انجیل میں ایک ہی واقعہ کی نسبت اس قدر غلط بیانی! کیا ایک ہی واقعہ کے متعلق یہ تینوں باتیں صحیح ہو سکتی ہیں؟"

باقی آئندہ

شراب — سمِ قاتل

ایک بری لت اور صحت کیلئے انتہائی مضر و مہلک ہے

مولانا سید واضح رشید ندوی — ترجمہ جمال احمد اعظمی

یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان۔

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور پانسے نری گندی باتیں ہیں شیطان کے کام۔

روایت پسند اور مثالی اقدار اور روایات کے حامل معاشرے میں شراب ایک عظیم گناہ اور سنگین جرم تصور کی جاتی تھی۔ شراب نوشی کرنے والے کو سزائیں دی جاتی تھیں۔ اور قابل مذمت سمجھا جاتا تھا۔ اور شراب نوشی کرنے والے کو کسی بھی معاشرے اور سوسائٹی میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ ان کے یہاں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ یہ ایک بری لت ہے اور صحت کے لیے انتہائی مضر اور مہلک ہے اور اس سے بہت سے ایسے امراض پیدا ہوتے ہیں جن کا علاج بسا اوقات ڈاکٹروں کے لیے بھی دشوار ہوتا ہے۔

یہ بات مسلم ہے کہ شراب اخلاقی گراوٹ کا باعث بنتی اور اور بہت مفاسد کو جنم دیتی ہے اور انسانی صلاحیتوں کو تباہ کرنے کا ایک آلہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "الخمر جماع الاثم" (شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے) شراب نوشی کو روکنے کے لیے بہت سے ملکوں نے بہت سی تدابیر اختیار کیں اور بے پناہ دولت (Wealth) صرف کی اور قوانین بنائے اور اس کے روک تھام کے لیے وسائل اختیار کیے۔ لیکن نتیجہ بالآخر یہ نکلا کہ تمام کی تمام کوششیں بے سود اور بے کار ثابت ہوئیں۔ اور اس کی مذمت بیان کرنے والے ذرائع ابلاغ (Media) بجائے اس کے کہ شراب کی روک تھام میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ملتی وہ مزید اضافے کا باعث بنے اور ان سے شراب نوشی کو اور فروغ حاصل ہوا۔ اس لیے کہ شراب کے نقصانات بہت مخفی اور پوشیدہ اور جلد نہ ظاہر ہونے والے اور غیر ضروری اور غیر شعوری ہیں جس کے انجام کار ان تمام کوششوں کو ناکام سے دوچار ہونا پڑا۔ اور بعض ملکوں میں مے خواری اپنی جگہ پر برقرار رہی۔

انہیں نقصانات اور شراب نوشی سے پیدا ہونے والے مختلف النوع امراض اخلاقی فساد اور بے حیائی کے پیش نظر امریکہ کی پارلیمنٹ میں قانون تحریم خمر اکثریت سے پاس ہوا۔ لیکن اس قانون کے باوجود دن بدن شراب نوشی میں اضافہ ہوتا رہا۔ اور اس قانون کو آخر کار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

قانون کے ذریعے اخلاق و معاشرت کی اصلاح کا سب سے بڑا تجربہ تھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے کئی سال تک اینٹی سیلون لیگ (Anti Saloon League) رسائل و جرائد، خطبات، تصاویر، تبلیغ لٹریچر سینما اور ہمت سے اور دوسرے طریقوں سے شراب کی مضرتیں اہل امریکہ کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتی رہی اور اس تبلیغ میں اس نے پانی کی طرح روپیہ بہایا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ تحریک کی ابتداء سے لے کر ۱۹۲۵ء تک نشر و اشاعت پر ساڑھے چھ کروڑ ڈالر صرف ہوتے۔ اور شراب کے خلاف جس قدر لٹریچر شائع کیا گیا وہ تقریباً ۹۰۰ ہزار صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ قانون تحریم کی تنفیذ کے مصارف کا جس قدر بار گذشتہ چودہ سال میں امریکی قوم کو برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس کی مجموعی تعداد ۶۵ کروڑ پونڈ بتائی جاتی ہے۔ اور حال ہی میں متحدہ ممالک امریکہ کے محکمہ عدل نے جنوری ۱۹۲۰ء سے اکتوبر ۱۹۳۲ء تک کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کی تنفیذ کے سلسلہ میں دو سو آدمی مارے گئے۔ ۵۳۳۳۵ قید کئے گئے۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ جرمانے عائد کئے گئے۔ چالیس لاکھ پونڈ کی مالیت کم املاک ضبط کی گئی۔ (تنقیحات ص) لیکن آخر کار تاریخ عالم کا یہ بڑا اصلاحی جہاد بے سود ثابت ہوا۔

ہندوستان بھی لوگوں کو اس بری عادت سے نجات دینے کا خواہش مند تھا۔ اس نے شراب نوشی پر پابندی عائد کرنے کی بھرپور کوشش کی اس لیے کہ آزادی سے قبل کانگریس پارٹی کے منشور میں یہ بات تھی کہ جب بھی تمام حکومت اس کے ہاتھ میں آئے گی اور اقتدار حاصل ہوگا تو وہ شراب نوشی پر پابندی (BARD) لگائے گی اور واقعہ یہ ہے کہ اس نے پابندی عائد کرنے کی کوشش بھی کی لیکن اس کی تمام کی تمام کوششیں ہندوستانیوں کی عزم مے خواری کے آگے ناکام ہو گئیں۔ اور شراب نوشی میں بجائے کمی کے روز افزوں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اور شراب کی تجارت کو مزید فروغ ملا۔ تہذیب و تمدن اور وسائل کی کمی و فراوانی اور مال و دولت کی بہتات کے ساتھ ساتھ شراب نوشی بھی عام ہوتی گئی "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

عہد ماضی میں شراب ایک سنگین جرم تھی اس لیے کہ وہ اخلاقی بگاڑ اور صحت جسمانی میں فساد پیدا کرنے والی تھی اور طبی نقطہ نظر سے بھی یہ ایک مضر شے ہے لیکن چونکہ اس کے نقصانات کا اثر فوراً ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اس کے اثرات غیر شعوری طور پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیے جو لوگ دینی مزاج اور دینی فکر نہیں رکھتے وہ ان ملکوں اور اسلام کی عائد کردہ پابندیوں پر طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں

باقی صفحہ ۲۶ پر

قسط نمبر ۱

قادیانی ذکری بھائی بھائی

دونوں کے عقائد و نظریات میں مماثلت

دعوائے نبوت و مہدویت اور گستاخیٔ رسولؐ میں اشتراک

از: محمد حنیف ندیم

ابھی چند شمارے قبل ہفت روزہ ختم نبوت کے اداریے میں بھارت میں شائع ہونے والی ایک اشتعال انگیز کتاب پر احتجاج کیا گیا تھا اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کی توہین کی گئی ہے کتاب ایک ہندو نے لکھی ہے۔ اداریے میں حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ بھارتی ہائی کمشنر یا سفیر کو طلب کرکے اس کتاب پر احتجاج کرے اور یہاں کے مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کرے۔

لیکن حکومت اور حکمران ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، جہاں تک ہم نے اس مسئلہ پر غور کیا ہم یہی سمجھتے ہیں کہ حکومت احتجاج کرے تو کس منہ سے کرے اس لئے کہ پاکستان جو ایک مسلم ملک ہے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ، مکہ مکرمہ، اور کعبۃ اللہ کی توہین کرنے والے موجود ہیں وہ شعائر اللہ کا بھی استعمال کرتے ہیں انہوں نے مصنوعی کعبۃ اللہ قائم کر رکھے ہیں۔ جو حکومت ان کو نہیں روک سکتی وہ کسی دوسرے ملک میں شائع ہونے والی کسی کتاب پر کس منہ سے احتجاج کرے گی؟

ہم نے جن گروہوں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ قادیانی اور ذکری ہیں۔

(۱) قادیانی جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے پیروکار ہیں جن کی کتابوں میں انتہائی دلآزار اور اشتعال انگیز مواد موجود ہے اور ان کے عقائد گمراہ کن ہیں۔

(۲) ذکری جو ملا اٹکی کے ماننے والے ہیں وہ شخص بھی مرزا قادیانی کی طرح نبوت۔ مہدویت وغیرہ کا دعویدار تھا اس کے پیروکار کراچی اور زیادہ تر بلوچستان میں رہتے ہیں تربت مکران ان کا خاص گڑھ ہے جہاں کوہ مراد پر وہ حج اور طواف کرتے ہیں۔

حکومت کی توجہ کے لئے ہم ذیل میں ان دونوں کے عقائد و نظریات خود ان کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں۔

فتنۂ قادیانیت

چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام انبیاء کرامؑ سے افضل ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بعد پوری کائنات میں افضل و اعلیٰ ہیں نیز آپؐ ہی فخر اولین و آخرین ہیں لیکن مرزا قادیانی خود کو افضل الرسل کہتا ہے اور قادیانی اسے فخر اولین و آخرین مانتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

(۱) "آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (الہام مرزا۔ مندرجہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۳۴۶)

(۲) "اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف ہو جاؤ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ (مرزا) وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا"

(الفضل قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء)

یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فلاح و نجات، منزل مقصود پر پہنچنے کا واحد راستہ قرآن کریم کے ذریعے صرف یہ بتایا ہے "اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔" یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی اطاعت ــــــ پھر یوں فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ یعنی فرما دیجئے اے میرے پیارے نبیؐ! اگر تم اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے محبت چاہتے ہو تو میری اتباع یعنی پیروی کرو۔

جبکہ دوسرے حوالہ میں مرزا قادیانی دجال کی پیروی ہی کو معیار فلاح و نجات اور منزل مقصود پر پہنچنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر توہین بھی ہے اور ہمارے اس دعوے کی تائید بھی کہ قادیانی مرزا قادیانی دجال کو فخر اولین و آخرین مانتے ہیں۔

(۳) مرزا قادیانی دجال کے پہلے حوالے میں تو یہ ہے کہ اس کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا اور وہی افضل الرسل ہے لیکن ذیل کے حوالے میں وہ خود محمد رسول اللہ بھی بن بیٹھا (نعوذ باللہ)

وہ ایک غلطی کا ازالہ کے صفحہ ۳ پر لکھتا ہے:۔

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی"

گویا اس نے خود کو محمد بنا کر تخت محمدی پر قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کر ڈالی یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر توہین ہے اب تاج ختم نبوت پر اس دجال یا ڈاکو کی ڈاکہ زنی ملاحظہ کیجئے:۔

(۴) "مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔۔

(کشتی نوح صفحہ ۵۶ طبع اول قادیان ۱۹۰۲ء)

آنحضرت سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ

اس میں مرزا نے خود کو خدا کی "آخری راہ" اور "آخری نور" قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور خود آخری نبی اور خاتم الانبیاء بن بیٹھا۔ اس نے ایک غلطی کا ازالہ نامی کتاب میں آیت وآخرین منہم کا مصداق قرار دے کر اپنے کو صاف طور پر خاتم الانبیاء بھی لکھا ہے۔ مرزا قادیانی اپنے بارے میں جو لکھ گیا ہر قادیانی کا اس پر ایمان ہے اور وہ مرزا قادیانی کو افضل الرسل بھی سمجھتے ہیں فخر اولین و آخرین بھی۔ اسے وہ محمد رسول اللہ بھی مانتے ہیں اور محمد رسول اللہ سے بڑھ کر بھی ——— ہم حکمرانوں اور عامۃ المسلمین کی توجہ کے لئے مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں:۔

مرزا قادیانی کا ایک مرید خاص قاضی ظہور الدین اکمل تھا قادیانی اسے صحابی کا درجہ دیتے ہیں اس نے مرزا قادیانی کی مدح میں ایک نظم لکھی اور مرزا کی موجودگی میں ایک محفل میں سنائی جسے سن کر مرزا بہت خوش ہوا اتنا خوش ہوا کہ اسے اٹھا کر اپنے خلوت خانے میں لے گیا اور اس کی سنائی ہوئی نظم فریم کر کے اپنے خلوت خانے میں لگا دی اس نظم کے آخری دو شعر یہ ہیں:۔

(۵) محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں!
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ان اشعار میں صرف یہی گستاخی نہیں ہے کہ مرزا کو محمد قرار دیا گیا بلکہ اس میں توہین در توہین یہ ہے کہ اسے شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا دیا گیا۔ (نعوذ باللہ) شعر کے دوسرے مصرعہ "محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل" میں اکمل شاعر کا تخلص ہے لیکن یہ تخلص ذو معنی بھی ہے جو کامل اور مکمل کے معنی کو ظاہر کرتا ہے اس پورے مصرعہ کا مفہوم اور معنی یہ ہوا کہ جس نے کامل اور مکمل محمد دیکھنے ہوں وہ مرزا قادیانی (جس کی نہ عقل نہ شکل) کو دیکھ لے۔

ہمارے حکمران خدارا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ قادیانی اس بدبخت کو محمد بلکہ محمد سے بڑھ کر قرار دے رہے ہیں جس کے الٹے سیدھے، اوپر نیچے، دائیں بائیں مٹی اور گڑ کی تیز بو تھی شکل میں سکھ اس سے ہزار درجہ خوب صورت۔ آنکھیں ہونے کے باوجود ندارد ——— ایسے شخص کو ہمارے وطن عزیز پاکستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کھڑا کیا جا رہا ہے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر۔ کیا یہ گستاخی اور توہین نہیں ہے؟

صریح گستاخی

یہاں ہم مرزا قادیانی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں صریح گستاخی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ .... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور (خنزیر) کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

(مرزا قادیانی کا مکتوب۔ الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

خنزیر کو قرآن پاک میں نام لے کر حرام قرار دیا گیا ہے جو چیز صریح طور پر حرام ہو اگر اس کا ایک قطرہ بھی کسی حلال و طیب چیز میں شامل ہو جائے وہ چیز حلال ہونے کے باوجود ایک قطرہ حرام شامل ہونے سے حرام ہو جائے گی۔ ہم اگر یہ کہیں کہ مرزا قادیانی حرام خور تھا تو قادیانی فوراً ہمیں یہ طعنہ دیں گے کہ دیکھو جی یہ مولوی بدزبان ہیں لیکن مرزا قادیانی نے اپنے مکتوب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کو اگر ہم خاکم بدہن ایک جملہ میں ادا کریں تو اس کا مفہوم وہی نکلے گا مرزا قادیانی ملعون نے کان کو سامنے سے نہیں پیچھے سے پکڑا ہے بہر حال پکڑا تو ہے یعنی آپ کی ذات پر الزام تو لگایا ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے اصحابؓ العیاذ باللہ سور کی چربی ملا پنیر استعمال کرتے تھے۔ مرزا نے اس مکتوب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدائی فرمان کی خلاف ورزی کا بھی الزام لگایا کیونکہ قرآن پاک میں تمام انبیاء اور رسل کو دیا جانے والا یہ حکم خداوندی موجود ہے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات (الخ) کہ اے رسولو پاک چیزیں کھاؤ۔ لیکن مرزا قادیانی ہے کہ خدا کے سب سے پیارے اور آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ وہ پاک اور طیب چیزوں کے بجائے ایسا پنیر استعمال کرتے تھے جس میں حرام چیز کی آمیزش تھی۔

کنجنی کی کمائی اور مرزا نے کھائی

● عربی کی ایک کہاوت ہے:۔

الاناء یترشح بما فیہ۔ یعنی برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اس سے ٹپکتا ہے۔ مرزا قادیانی خود حرام خور تھا اسی لئے وہ خدا کے آخری اور پیارے رسول پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے یہ بات ہم نہیں کہتے مرزا قادیانی کے بیٹے کی تصدیق پیش کرتے ہیں اس کی تحریر خود بولتی ہے کہ واقعی مرزا قادیانی حرام خور تھا ملاحظہ فرمائیں:۔

"بیان کیا مجھ سے عبد اللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنجنی (اس بازاری طوائف) تھی اس نے اس حالت میں بہت روپیہ کمایا پھر وہ مر گئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی اب میں اس مال کو (جو زنا کی کمائی تھا) کیا کروں؟ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں ایسا (حرام) مال اعلاء اسلام (یعنی قادیانیت) کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۴۲ مصنفہ مرزا بشیر ایم اے پسر مرزا)

مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی لکھا اس پر ہر قادیانی کا ایمان ہے ہمارے حکمران غور کریں کہ کیا ایسا گروہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہو اس قابل ہے کہ اسے زندہ رہنے کا حق دیا جائے جبکہ وہ یہاں آزاد ہے اس کی کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں اور اس کے درجن بھر رسائل و جرائد بھی چھپ رہے ہیں۔

خانہ کعبہ کی توہین!!!!!

اب ہم قادیانیت کی تصویر کا دوسرا رخ پیش کرتے ہیں۔ بھارت میں شائع ہونے والی دلآزار کتاب میں کھلم کھلا خانہ کعبہ کی توہین کی گئی ہے جبکہ قادیانی کتابوں میں بھی ایسا مواد موجود ہے جس کے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔

باقی صـ پر

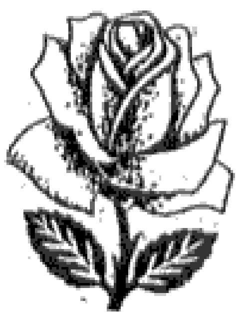

قسط نمبر ۲۳

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچادی

ردِّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از : محمد سعید خان دہلوی

اسلامی گورنمنٹ کا فرض

پادریوں نے جو مخفی جلسہ کیا تھا اس کا حال مسلمانوں کو معلوم ہو گیا۔ اور ازبلا کے خط نے ان کے تمام حوصلے پست کر دیئے۔ چار پانچ روز کے بعد حضرت زیاد بن عمر کی مجلس میں اکابر و اعیان اور علماء جمع تھے۔ ازبلا اور اس کی سہیلیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ ایک شخص نے کہا۔

شخص :- یا حضرت! عیسائی ازبلا کو فریب دینے اور اس کو مرتد کرنے کی خفیہ کوششیں کر رہے ہیں۔ مگر اب تک اسلامی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی گئی جب ازبلا مسلمان ہو چکی ہے تو اسلامی حکومت کا فرض تھا کہ وہ عیسائیوں کے پنجہ سے اس کو نکالتی۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اب بھی عیسائیوں کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔ مگر اسلامی گورنمنٹ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی۔"

زیاد بن عمر :- بات یہ ہے کہ اب تک عیسائیوں نے جو کچھ بھی کوششیں کی ہیں وہ علانیہ نہیں بلکہ خفیہ طریق پر انجام دی ہیں۔ اس لیے اسلامی گورنمنٹ ان کی کارروائیوں پر کس طرح احتساب کر سکتی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ بیشک کسی غیر مسلم کے مسلمان ہو جانے پر اسلامی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ کفار کے مظالم سے اس کو چھڑائے اور علانیہ اسلام قبول کرنے والے کی حمایت کرے مگر ہم نے دانستہ اسلامی حکومت کو اس قسم کی کارروائی کرنے سے باز رکھا صرف اس لیے کہ ازبلا اور اس کی سہیلیوں کو حق کے راستہ میں تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے اور ان کے ایمان و یقین کی بھی پرکھ ہو جائے۔ ورنہ اگر ہم چاہتے تو علانیہ ازبلا کو ان کے پنجہ سے چھڑا سکتے تھے۔"

شخص :- مگر آئندہ کے لیے تو عیسائیوں کو اس معاملہ میں متنبہ کر دینا چاہیئے کہ وہ آئندہ کسی اور کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ نہ کریں۔"

زیاد بن عمر :- آپ مطمئن رہیئے۔ آئندہ حکومت آزادئ رائے کی حمایت میں سرگرمی کا اظہار کرے گی۔ اس لیے میں نے چند پادریوں کو ازبلا کی قیام گاہ اور اس کے تمام حالات سے آگاہ کر دیا ہے اور ان کو اطلاع دے دی ہے کہ ہم کو ازبلا کے چھپانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کیونکہ حکومت اس کے مرتد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اگر آئندہ تم نے ازبلا کے خلاف کوئی حرکت کی تو حکومت کے سامنے جوابدہ ہوگے۔"

عمر لخمی :- یا حضرت! ازبلا کی سہیلیوں کو اصول بتا کر مشرف باسلام کر لیا جائے کیونکہ یہ ان کی درخواست ہے۔"

زیاد بن عمر :- بہت اچھا۔ آپ بسم اللہ کیجیئے اور ان کو مشرف بتوحید کیجیئے۔"

عمر لخمی :- میرانو، مرتھا اور حنا کو اسلام کے کسی مسئلہ پر کوئی شبہ تو نہیں ہے۔ مگر میرانو مزید تسلی کے لیے اعتراضات پیش کرنا چاہتی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس کو مزید تحقیق سے روکیں اور اس کو جواب نہ دیں۔ لطف اسی میں ہے کہ خوب تحقیق کر کے اور ہر ہر پہلو کو جانچ کر اسلام قبول کیا جائے۔"

زیاد بن عمر :- بہت خوب میرانو سے کہو کہ وہ اپنے اعتراضات پیش کرے۔ میں آپ کو جواب دینے کے لیے مقرر کرتا ہوں۔"

میرانو :- یا سیدی! پہلے ہم سب کو مشرف بہ ایمان کر لیا جائے۔ اس کے بعد میں ایک یا دو باتوں کا جواب طلب کروں گی۔ صرف اس لیے کہ میں آئندہ عیسائیوں کو منہ توڑ جواب دے سکوں ورنہ میرے دل میں معاذ اللہ اسلام کے متعلق کوئی شک نہیں ہے۔"

اس کے بعد تینوں سہیلیوں کو مسلمان کر لیا گیا جس پر سب حاضرین نے ان کو مبارک باد پیش کی قبول اسلام کے بعد ان سب نے شرعی پردہ کیا اور میرانو نے دریافت کیا۔

میرانو :- عیسائیوں کے نزدیک توریت شریعت ہے اور انجیل کمال۔ ظاہر ہے کہ شریعت اور کمال کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لیے قرآن حکیم کی بھی ضرورت نہیں۔ چونکہ قرآن حکیم نے توریت و انجیل کی تصدیق کی ہے۔ اس لیے یہ اعتراض اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔"

عمر لخمی :- عیسائی اگر اپنی کتابوں کے مختلف اوصاف بیان کرنے لگیں تو اس سے یہ کہاں لازم آگیا کہ فی الحقیقت وہ کتابیں بھی ان اوصاف کی مصداق ہیں؟ یہ تو دعویٰ ہے جس کو دلائل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم تسلیم کیے لیتے ہیں کہ توریت شریعت ہے اور انجیل کمال۔ ان کے مقابلہ میں قرآن مہیمن ہے مہیمن کے معنی ایسی تعلیم کے ہیں جو شریعت اور کمال دونوں پر حاوی ہو یہ لفظ خود قرآن نے اپنی نسبت استعمال کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد

باری ہے۔ دیکھو سورۂ مائدہ۔ رکوع ۱۰ (اے نبی اس کتاب (قرآن) کو آپ پر حق کے ساتھ نازل کیا ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان پر مہیمن ہے) مگر انجیل کی نسبت انجیل میں کہیں نہیں آیا کہ وہ کامل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن شریعت اور کمال دونوں کا جامع ہے۔"

میرانو: "تورات اور انجیل کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور ہر مسلمان پر ان کو تسلیم کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے پھر مسلمان ان کو کیوں نہیں مانتے؟"

عمر لجمی: "اس لیے کہ عیسائیوں کے پاس اصل تورات اور انجیل موجود نہیں ہے۔"

میرانو: "اگر اصل تورات و انجیل موجود نہیں تو قرآن نے ان [illegible] کی تصدیق کی؟"

عمر لجمی: "قرآن حکیم نے اصل تورات اور اصل انجیل کی تصدیق کی ہے نہ کہ جعلی اور بناوٹی کتابوں کی۔"

میرانو: "عیسائی کہتے ہیں کہ جن کتابوں کی قرآن نے تصدیق کی ہے وہ یہی تورات اور انجیل ہیں۔"

عمر لجمی: "بہت اچھا۔ اب ہم قرآن حکیم سے ہی دریافت کرتے ہیں کہ وہ موجودہ تورات اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ دیکھو سورۂ احقاف پارہ ۲۶۔ رکوع ۳ اللہ وہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اور وہ ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں۔"

مگر تورات میں لکھا ہے: "خدا نے چھ دن میں تمام چیزوں کو بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔" (کتاب پیدائش) آرام وہی کرتا ہے جو تھک جاتا ہے۔ پس تورات سے خدا کا تھکنا ثابت ہے۔ مگر قرآن کہتا ہے خدا تھکا نہیں۔ اب بتاؤ قرآن نے موجودہ تورات کی تصدیق کی یا تکذیب؟" تورات میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بت پرستی کی۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ وما کفر سلیمان سلیمان علیہ السلام نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا۔ یہ موجودہ تورات کی تصدیق ہے یا تکذیب؟"

اب انجیل کو لیجیے۔ چاروں انجیلوں میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے (نعوذ باللہ) صلیب پر چلا چلا کر جان دی تھی آپ صحیح معنوں میں مصلوب ہوئے۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ وما قتلوہ وما صلبوہ یہودیوں نے نہ تو حضرت مسیح کو قتل کیا۔ اور نہ ان کو صلیب دی گئی۔"

پھر انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے (نعوذ باللہ) خدائی کا دعویٰ کیا۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ دیکھو سورۂ مائدہ۔ رکوع ۱۳ جو لوگ مسیح مریم کے بیٹے کو خدا کہتے ہیں وہ کافر ہیں۔ اب انصاف سے کوئی پادری بتائے کہ قرآن نے موجودہ انجیلوں کی تکذیب کی ہے یا تصدیق؟"

میرانو: "بے شک قرآن سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس نے موجودہ تورات اور انجیل کی تصدیق نہیں کی بلکہ تکذیب کی ہے۔"

عمر لجمی: "یہ تو صاف ظاہر ہو گیا کہ قرآن حکیم نے موجودہ تورات و انجیل کی ہرگز تصدیق نہیں کی بلکہ اس نے ان کی زبردست تکذیب کی ہے اور ان کے بیان کردہ واقعات و عقائد کو کفر و شرک سے تعبیر کیا ہے۔ اب میں قرآن حکیم سے ایک عام اصول بیان کرتا ہوں جس کو پیش نظر رکھ کر ہر کتاب کو پرکھا جا سکتا ہے گویا قرآن حکیم نے ہمارے ہاتھ میں ایک کسوٹی دے دی ہے جس پر کس کر ہم ہر کتاب کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔ ولو کان من عند غیر اللہ الخ سورۃ النساء رکوع ۷ (یعنی اگر قرآن حکیم خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں اختلافات کی بھرمار ہوتی) اس آیہ کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ خدا کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب اختلافات سے خالی نہیں ہو سکتی کیونکہ بشر بھول چوک سے مبرا نہیں ہے۔ انسان خواہ کیسی ہی احتیاط سے کوئی کتاب لکھے۔ اس میں اختلاف ضرور ہو گا۔ اور جس میں اختلاف ہو گا۔ اس کو خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا ورنہ خدا کو جھوٹا یا بھول میں مبتلا ہونے والا قرار دیا جائے گا۔ کیا اس اصول سے کسی انسان کو انکار ہو سکتا ہے؟"

میرانو: "یہ اصول تو بالکل سچا اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ واقعی جس کتاب میں اختلاف ہو گا۔ اس کو خدائے واحد و قدوس کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ مگر کیا تورات اور انجیل میں اختلافات ہیں؟"

عمر لجمی: "بہت اختلافات' اتنے اختلافات کہ ان کو دیکھ کر انسان کا دماغ چکر کھانے لگتا ہے۔ میں اس کسوٹی پر عیسائیوں کی آسمانی کتابوں کو پرکھ کر دکھاتا ہوں تاکہ آپ کو بھی حقیقت معلوم ہو جائے۔ بہن میرانو! یہ تو فرمایئے آپ کی عمر کیا ہے؟"

میرانو: "۲۱ اور ۲۲ سال کے درمیان یعنی ۲۲ سال کی عمر سمجھیے۔"

عمر لجمی: "بہت خوب! اچھا اگر تم یہ کہو کہ میری عمر اس وقت ۲۲ سال کی ہے اور ایک گھنٹہ کے بعد مجھے لکھو کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے تو کیا دونوں بیان صحیح ہوں گے؟"

میرانو: "دونوں بیان کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں۔ میرا یہ کہنا کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے بالکل غلط ہے۔ ۲۲ سال کی عمر صحیح ہے۔"

عمر لجمی: "اچھا اب دیکھو ۲ تواریخ ۲/۲۲ میں لکھا ہے کہ اخزیا کی عمر ۴۲ سال کی تھی۔ کیا یہ دونوں بیان صحیح ہو سکتے ہیں؟"

میرانو: "ہرگز نہیں۔ ان میں سے ایک بیان صحیح ہو گا۔ دوسرا غلط!"

عمر لجمی: "اب یہ سوال کہ دونوں میں کون سا بیان صحیح ہے کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے بائبل کی یہ دونوں کتابیں مشکوک ہو گئیں۔ اور ہر ایک کی کذب بیانی پر مہر لگ گئی۔ اچھا اب اور دیکھو۔"

سیموئیل ۲۴/۹ میں لکھا ہے کہ آٹھ لاکھ اسرائیلی اور پانچ لاکھ یہودی تھے جنہوں نے تلواروں کو ہاتھ میں اٹھایا۔ مگر اول تواریخ ۵/۲۱ میں لکھا ہے۔ کہ اسرائیلی گیارہ لاکھ تھے اور یہودی . . . . ۷م تھے۔ اب بتاؤ کیا یہ دونوں اعداد و شمار صحیح ہیں؟"

میرانو: "ہرگز نہیں۔ دونوں میں ایک بیان بالکل غلط ہے۔"

عمر لجمی: "اور جس کتاب میں اس قسم کا غلط بیان درج ہو گیا اس کو خدا کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟"

میرانو: "ہرگز نہیں۔ توبہ توبہ! نعوذ باللہ! اس سے تو خدا کی قدوسیت پر بڑا حرف آتا ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ ان کتابوں کو خدا کی طرف منسوب ہی نہ کیا جائے۔"

عمر لجمی: "اب اور ملاحظہ کرو۔ ۲ سلاطین ۲۴/۸ میں لکھا ہے کہ تخت نشینی کے وقت وہ صرف ۸ برس کا تھا۔ گویا تخت نشینی ایک زبردست معجزہ تھی کہ ایک وقت یہویاکین کی عمر ۸ برس کی بھی تھی اور ۱۸ برس کی بھی! کیا ان اختلافات کی موجودگی میں کوئی شخص بھی تورات اور زبور کو خدا کا کلام اور الہامی کہہ سکتا ہے؟ کیا نعوذ باللہ خدا اس قسم کی غلط بیانی

کا ارتکاب کر سکتا ہے؟"

میرانو: "سبحان اللہ! یہی کتب کے غیر معتبر ہونے کے وہ دلائل ہیں جن میں کوئی تاویل بھی کام نہیں دے سکتی بلکہ ایک بچہ بھی ان اختلافات کو دو اور دو چار کی طرح سمجھ سکتا ہے۔"

عمر لجمی: "۲ سیموئیل ۲۳/۸ میں ایک ہی واقعہ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک شخص ایزنی نے آٹھ سو دشمنوں کو قتل کیا۔ اس کے خلاف اول تواریخ ۱۱/۱۱ میں لکھا ہے کہ صرف تین سو کو قتل کیا لطف یہ کہ واقعہ ایک ہی ہے۔"

۲۔ سیموئیل ۲۴/۱۳ میں لکھا ہے کہ اے داؤد میں دشمنوں پر سات سال کا قحط بھیجوں گا۔ مگر اول تواریخ ۲۱/۱۲ میں لکھا ہے کہ میں تین سال تک قحط ڈالوں گا۔ شاید پہلے زمانہ میں تین اور سات کے عدد میں فرق نہ کیا جاتا ہوگا۔ جس طرح عیسائی ایک خدا اور تین خدا میں کوئی فرق نہیں کرتے۔"

حاضرین: "بیشک کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

میرانو: "تعجب ہے کہ عیسائیوں کو اپنی اتنی کھلی غلطیاں بھی نظر نہیں آتیں؟"

عمر لجمی: "ان کو یہ غلطیاں تو اس وقت نظر آئیں۔ جب وہ تحقیق کرنے پر آمادہ ہوں۔ اور وہ یہ ارادہ کریں کہ غلط باتوں کا انکار کریں گے اور صحیح باتوں کی تصدیق۔ مگر یہ لوگ تو غلط باتوں پر اس طرح اڑے ہوئے ہیں۔ جس طرح کوئی صحیح اور سچی باتوں پر اڑا کرتا ہے۔ اور دیکھو! اول سلاطین ۴/۲۶ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی گاڑیوں اور گھوڑوں کے لیے چالیس ہزار تھان تھے اور بارہ ہزار سوار اس کے خلاف ۲ تواریخ ۹/۲۵ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں اور گاڑیوں کے لیے چار ہزار تھان تھے۔"

خدارا غور کرو کیا چار ہزار اور چالیس ہزار میں کوئی فرق نہیں۔ ایک کتاب چالیس ہزار اصطبل تیار کرتی ہے اور دوسری کتاب نے ۳۶ ہزار اصطبل کم کر کے صرف چار ہزار رہنے دیے ہیں اور لطف یہ کہ دونوں کتابیں الہامی اور خدائی تصور کی جاتی ہیں! کیا قرآن حکیم نے غلط کہا کہ خدا کی کتاب میں اختلاف نہیں ہوتا؟"

ازبلا: "سبحان اللہ، قرآن حکیم کے کیا کہنے ہیں۔ اگر یہ مقدس کتاب نہ آتی تو عیسائیوں کی کتابوں کا پول کبھی نہ کھلتا۔"

عمر لجمی: "ایک اور پرلطف حوالہ دیکھو ۲ سیموئیل ۱۰/۱۸ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے آرامیوں کی سات سو گاڑیوں کے لوگ اور چالیس ہزار سوار کاٹ ڈالے" "سات سو" اور چالیس ہزار سواروں کو ملحوظ رکھیے۔ اس کے مقابلہ میں اول تواریخ ۱۹/۱۸ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے آرامیوں کے سات ہزار گاڑی کے سواروں کو اور چالیس ہزار پیادوں کو کاٹ ڈالا۔ دونوں الہامی۔ دونوں منجانب اللہ۔ دونوں دخل انسانی اور شیطانی سے محفوظ مگر ایک کتاب کہتی ہے کہ سات سو گاڑیوں کے لوگوں کو اور چالیس ہزار سواروں کو کاٹ ڈالا۔ دوسری کہتی ہے کہ نہیں سات ہزار گاڑیوں کے لوگوں کو اور سواروں کو نہیں بلکہ چالیس ہزار پیادوں کو کاٹ ڈالا۔"

ان ہی کتابوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ الہامی ہیں؟ مسلمانوں کو ایسی ہی کتابوں کی طرف دعوت دی جاتی ہے! کیا ان ہی کتابوں کو خدا نے انبیاؑ پر نازل فرمایا تھا؟"

میرانو: "توبہ توبہ! ان کتابوں میں تو اس قدر اختلافات ہیں؟ معاذ اللہ! پھر ان کو الہامی کس طرح سمجھا جا سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں کی عقلوں پر ضمیر فروشی اور کفر نوازی کے ایسے زبردست پردے پڑے ہوئے ہیں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔"

عمر لجمی: "یہ تو توریت اور کتب سابقہ کے اختلافات کا بیان تھا جن میں کسی طرح بھی تطبیق نہیں دی جا سکتی۔ اب ذرا انجیل شریف کا حال بھی ملاحظہ ہو غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ چاروں انجیلوں کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے اول تو انجیلیں مختلف زبانوں میں بنتی اور تصنیف ہوتی رہی ہیں۔ پہلے زمانہ میں جن انجیلوں کو خدائی کلام تسلیم کیا جاتا تھا وہ آج اپاکریفل (موضوعہ اناجیل) کے نام سے پکاری جاتی ہیں۔ اور ان کے بجائے دوسری انجیلیں مروج ہو گئی ہیں۔ گویا انجیلیں کیا ہیں۔ طلباء کے لیے نصاب تعلیم ہے کہ جب چاہا حالات کے مطابق بدل دیا اور جب چاہا ایک نیا نصاب تجویز کر لیا۔ دوسرے ایک ہی زمانہ میں مختلف انجیلیں رائج رہی ہیں۔ مثلاً مشرقی کلیسا کی انجیلیں اور ہیں اور مغربی کلیسا کی اور۔ مشرقی کلیسا والے مغربی کلیسا کی انجیلوں کو نہیں مانتے اسی طرح مغربی کلیسا والے مشرقی کلیسا کی انجیلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہر زمانہ میں کونسلیں ہوتی رہی ہیں ان میں مختلف انجیلوں کو انتخاب کر لیا جاتا تھا۔ گویا خدا کا کلام اور الہام بھی کلیسا کے فیصلہ کا محتاج ہے۔"

میرانو: "ہاں میں نے بھی ایک دفعہ اپنے والد محترم (میکائیل) سے سنا تھا کہ کسی کونسل نے انجیل کی بعض الہامی کتابوں کو الہامی کتابوں کی فہرست سے خارج کر دیا تھا۔"

عمر لجمی: "اچھا اب قرآنی اصول اور کسوٹی پر موجودہ انجیلوں کو پرکھ کر دیکھا جاتا ہے تاکہ موجودہ انجیلوں کا غیر الہامی اور ان کا غیر معتمد ہونا ثابت ہو جائے۔ انجیل متی باب ۲۷ آیت ۳ سے ۸ تک لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک حواری (یہودا اسکریوتی) نے تیس روپے رشوت کے لے کر حضرت مسیح کو موجودہ حکومت کے حوالہ کر دیا جب حضرت مسیح کو (نعوذ باللہ) صلیب پر مار دیا گیا تو یہودا اسکریوتی پشیمان ہوا اور وہ رشوت کے تیس روپے لے کر سردار کاہنوں کے پاس آیا اور تیس روپے پھینک کر چلا گیا اور گھر جا کر اس نے خودکشی کر لی۔"

لیکن انجیل اعمال باب اول آیت ۱۵ میں لکھا ہے کہ یہودا اسکریوتی نے رشوت کے تیس روپے کا ایک کھیت خریدا جب وہ اس کھیت میں جانے لگا تو اس کا پیر پھسل گیا اور وہ گر پڑا۔ اور اس کی تمام انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔

پہلی انجیل میں تھا کہ (۱) یہودا نے تیس روپے سردار کاہنوں کو واپس کر دیے (۲) اس نے گھر پر جا کر خودکشی کر لی مگر انجیل اعمال میں ہے کہ (۱) یہودا نے رشوت کے روپوں سے کھیت خریدا (۲) وہ کھیت میں گر پڑا اور اس کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔

یہ دو کتابوں کے دو مختلف بیان ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک یہ دونوں کتابیں الہامی ہیں اور روح القدس نے الہام سے ان کو لکھوایا ہے۔ گویا جس وقت روح القدس انجیل متی کے مصنف کے پاس گئے تو کچھ اور لکھوا دیا اور جب مصنف اعمال کے پاس گئے تو کچھ اور ہی فرما دیا! اب یا تو روح القدس کو جھوٹا اور فریبی قرار دیا جائے پھر ان کے الہامی ہونے سے انکار کر

باقی ص ۱۳ پر

پرچم کا تقدس

دونوں ہاتھ ایک ساتھ کٹ کر گر پڑے

لیکن وہ پرچم کو اپنی آنکھوں کے سامنے گرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

از قلم: شبیر حسین شاہ زاہد، ننکانہ

میدانِ جنگ کا منظر ہے۔ شپا شپ تلواروں کے وار، تیروں سے نشانہ بازی، نیزوں کی انیوں سے حریفوں کے بدن چھلنی کیے جا رہے ہیں۔ دونوں فوجیں ایک دوسرے کے اندر تک گھس گئی ہیں۔ میدانِ جنگ کی ترتیب گڈمڈ ہو گئی ہے۔ بڑھ بڑھ کے وار کیے جا رہے ہیں۔ شہسواروں کے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ کر انہیں زمین پر گرایا جا رہا ہے۔ ایک ہاتھ سے ڈھال کے ساتھ وار روکے جا رہے ہیں۔ دوسرے ہاتھ میں شمشیر کے ساتھ کاری زخم لگائے جا رہے ہیں۔ یہ معرکہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہو رہا ہے۔

کفار کے علم بردار لڑ لڑ کر قتل ہو رہے ہیں تاہم علم گرنے نہیں پاتا۔ ایک زخم کاری کھا کر گرتا ہے۔ لیکن علم کے گرنے سے پہلے دوسرا جانباز بڑھ کر علم کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اسی دوران ایک شخص صواب نامی کے ہاتھ میں علم آ گیا ہے۔ جونہی علم اس کے ہاتھ میں آیا۔ تو کسی نے بڑھ کر اس زور سے تلوار ماری۔ کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ کٹ کر گر پڑے۔ لیکن وہ قومی پرچم کو اپنی آنکھوں سے خاک پر گرا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لہٰذا علم کے گرنے کے ساتھ ہی وہ بھی سینہ کے بل زمین پر گر پڑے۔ اور علم کو سینہ سے دبا لیا۔ اور اسی حالت میں یہ کہتا ہوا مارا گیا۔ کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ (یہ منظر غزوہ احد کا ہے)

قیصر روم (اور اس کے ماتحت شرجیل بن عمرو) اور افواج مسلمانانِ مدینہ کے درمیان معرکہ رزم گرم ہے۔ مسلمانوں کی فوج چند ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف غنیم کا ٹڈی دل ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں کا عزم کسی بیش سے ڈانوا ڈول ہونے والا نہیں ان کا مقصد فتح نہیں بلکہ دولتِ شہادت ہے۔ یہی سوچ کر گروہ قلیل آگے بڑھا۔ اور کیل کانٹے سے لیس ایک لاکھ فوج پر حملہ آور ہو گیا۔ مسلمانوں کا امتیازی جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہے۔ جنہیں دربارِ نبویؐ سے سپہ سالار بنایا گیا ہے۔ آپؓ برچھیاں کھا کر شہید ہو گئے۔ علم زمین پر گرنے نہیں پایا۔ کہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب (جعفر طیارؓ) آگے بڑھے اور علم اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ سپہ سالاری کے فرائض کی بجا آوری اور حفاظتِ پرچم اسلامی کے مقصد کو مدِ نظر رکھ کر آپؓ گھوڑے سے نیچے آ گئے۔ اور خود اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر اس بے جگری سے گھوم گھوم کر، بڑھ بڑھ کر، کاری وار لگا لگا کر اور کھا کھا کر لڑے کہ تلواروں کے زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ جسم پر صرف سامنے کی طرف تلواروں اور برچھیوں کے نوے زخم کھائے۔ پرچم اسلام خاک آلود ہونے کو تھا۔ کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے علم کو سنبھال لیا۔ اور سپہ سالاری کا منصب قبول کرتے ہی میدانِ جنگ میں وہ دادِ شجاعت دی۔ کہ آخرکار شرفِ شہادت سے بہرہ یاب ہو گئے۔ علم ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرنے کو تھا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ آگے بڑھے۔ پرچم کو سنبھال کر فوجِ اسلام کی قیادت کرنا شروع کی۔ اس جوش و جذبہ اور غیرتِ ایمانی سے کفار سے مقابلہ کیا۔ کہ بقول صحیح بخاری، ۹ تلواریں آپ کے ہاتھ سے ٹوٹیں۔ زخموں کی پروا نہ کی۔ حملوں کا خیال نہ کیا۔ تھکن کو خاطر میں نہ لائے۔ دشمنوں سے نبرد آزما رہے۔ اور قومی پرچم کے تقدس کو زمین بوس نہ ہونے دیا۔ اس معرکہ کارزار میں بے مثال بہادری پر آپ کو "سیف اللہ" کا نبوی خطاب عطا ہوا۔ یہی وہ معرکہ ہے جس میں قومی پرچم کے تقدس کی حفاظت کرتے ہوئے چار معزز صحابی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے)

محمد بن قاسم کی قیادت میں اٹھارہ ہزار نفوس پر مشتمل فوج دیبل کے ساحل پر اتری۔ دیبل والوں نے مقابلہ جاری رکھنے کے بجائے قلعہ بند ہو کر بیٹھ جانا زیادہ مناسب سمجھا۔ اس لئے کہ وہ قلعہ کی مضبوطی اور رسد کی فراوانی کے بارے میں مطمئن تھے۔ عرب فوج آگے بڑھی تو دیبل کے شہری و فوجی محصور ہو کر بیٹھ گئے۔ اور فوج نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس سے زیادہ اجنبی حملہ آور نہ کچھ کر سکتے تھے نہ ہی انہوں نے کچھ کیا۔ محاصرہ کو ایک مدت گزر گئی۔ مسلمان فوج بے کاری سے اکتا گئی۔ دوسری طرف محصورین کی طرف سے کسی قسم کے تزلزل کے آثار دکھائی نہ دیتے تھے۔ بلکہ وہ محاصرہ کی طوالت پر خوش نظر آتے تھے۔ سپہ سالار (محمد بن قاسم) نے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کیا۔ اور اس سلسلے میں مشورہ کا طالب ہوا۔ وہاں سے جواب آیا۔ کہ شہر کے اندر کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ اور شہر والوں کے اطمینان کی وجہ کا سراغ لگاؤ۔ ہدایات موصولہ کی روشنی میں جاسوسی کروائی گئی۔ تو پتہ چلا کہ شہر کی اکثر آبادی بت پرست ہے۔ اور شہر کے وسط میں بنے ہوئے (عبادت گاہ کے) گنبد پر لگا ہوا جھنڈا شہریوں اور محصور فوجیوں کے سکون و اطمینان کا باعث ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جب تک یہ جھنڈا قائم و دائم ہے۔ کوئی انہیں مغلوب نہیں کر سکتا۔ (اس لئے کہ جھنڈے کی حفاظت دیوتا کرتے ہیں) اس صورتحال کی روشنی میں ہیڈ کوارٹر (دمشق) سے حکم آیا کہ منجنیق سے جھنڈے کا نشانہ لو۔ اور جتنی جلدی ہو سکے۔ جھنڈا گرا دو۔ ہدایات کے مطابق "عروس" نامی منجنیق سے نشانہ لے کر بڑے بڑے پتھر پھینکے گئے جھنڈے کے

زمیں بوس ہونے کی دیر تھی کہ شہر والوں نے "الامان الحفیظ" کی صدائیں لگاتے ہوئے قلعہ کے دروازے کھول دیئے۔ اور شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اس طرح صرف ایک پرچم کے زوال سے ایک قوم کو زوال آ گیا۔ کہ اس نے شکست تسلیم کر لی۔

۱۴ اگست گذر چکی تھی۔ اب کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں پر، گلیوں میں، نالیوں میں، میدانوں میں، دروازوں کے سامنے، سڑکوں پر، ہر جگہ پاکستانی پرچم جھنڈیوں، بینروں اور یوم آزادی کے نشان کی شکل میں ذلیل ہوتا نظر آ رہا تھا۔ کسی پاکستانی شہری کو اس قومی پرچم کی حرمت کا ایک ذرا بھی خیال نہ تھا۔ کوئی اسے پاؤں تلے روند رہا تھا۔ کسی کی گاڑی اس پر سے فخریہ انداز میں گذر رہی تھی۔ اور کارپوریشنوں کی گاڑیاں اس چاند تارے والے پرچم کے تقدس کا خیال کیے بغیر کوڑے اور پرچم کو ایک ہی چیز سمجھ کر اٹھائے لے جا رہی تھیں۔ اسی ماحول میں ایک دن ایک پاگل سا۔ مفلوک الحال۔ مدقوق الشکل۔ پاؤں جوتوں سے محروم۔ جسم پورے لباس سے محروم۔ پریشان حال۔ کھچڑی بال بے ترتیب چال پاکستانی جھنڈے اکٹھے کرتے نظر آیا۔ اس نے ایک تھیلا جھنڈوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور مہذب قوم کے شرارتی بچے اسے تنگ کر رہے تھے۔ اس پر "پاگل پاگل" کی آوازیں کس رہے تھے۔ اور جونہی وہ جھنڈوں کو اکٹھا کرنے تھیلے سے دور ہوتا۔ تو وہ تھیلے میں سے مٹھی بھر کے جھنڈے نکالتے اور فضا میں بکھیر دیتے۔ وہ پاگل انہیں کوسنے کے ساتھ ساتھ نئے عزم کے ساتھ بکھرے ہوئے جھنڈے اکٹھے کرنا شروع کر دیتا۔ ایک راہگیر نے شرارتی بچوں کو بھگا دیا۔ تھوڑی دیر میں ایک گاڑی اس پاگل کے قریب آ کر رکی۔ اس میں سے ایک نوکر باہر نکلا۔ اس نے جھنڈے اکٹھے کرنے والے کو قلاوہ بھر کے اٹھایا۔ اور گاڑی میں ڈال دیا۔ "صاحب" گاڑی کے اندر موجود تھا۔ راہگیروں نے پاگل کا شور و غوغا اور احتجاج سن کر استفسار کیا۔ تو گاڑی کے اندر سے "صاحب" نے انہیں بتایا۔ کہ موصوف میرے والد ہیں۔ کبھی تحریک پاکستان میں شامل رہے ہوں گے۔ پاکستان (خصوصاً پرچم پاکستان) کے تقدس کی بے حرمتی پر بڑے برافروختہ ہوتے ہیں۔ ۱۴ اگست اور ۲۳ مارچ گزرنے کے بعد اکثر اسی حالت میں پرچموں کو قوم کے ہاتھوں ذلالت سے بچانے کی خاطر اسی طرح باہر نکل آتے ہیں۔ ذرا اینارمل ہیں ہم ان کی اس عادت سے سوسائٹی میں سخت شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ لہذا انہیں ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ پھر ان کو اس کام سے منع کرو۔ تو واہی تباہی بکتے ہیں۔ ہم ان پر بڑی نگرانی رکھتے ہیں کہ کہیں باہر نہ نکل جائیں۔ مگر ان پر جھنڈوں کے تقدس کا ایسا پاگل پن سوار ہے کہ یہ نظر بچا کر نکل جاتے ہیں۔ آج بھی یہ اسی طرح نکل آئے ہیں۔ یہ کہہ کر صاحب نے کار اسٹارٹ کی اور اپنے پاگل باپ کو لے کر چلے گئے۔ ہوا سے تھیلے میں سے جھنڈے اڑ اڑ کر ادھر ادھر بکھرتے جا رہے تھے۔ دوسرے راہگیروں کی طرح (اس لئے کہ ان میں میں بھی شامل تھا) میں وہاں کھڑا سوچ رہا تھا۔ کہ۔۔۔

"پاگل جھنڈے اکٹھے کرنے والا تھا۔ یا پاگل ہم ہیں! جو اپنے قومی پرچم کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں؟

پرچم ہر دور میں تقدس، برتری اور قومی نشان کے طور پر معروف رہا ہے۔ میدان جنگ کارزار میں صرف ایک جھنڈے کی حرمت کی خاطر بڑے بڑے سپہ سالاروں اور جنگجوؤں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ میدان رزم میں قتال کا زیادہ دباؤ جھنڈے والے حصے پر ہی ہوا کرتا تھا۔ اگر مسلمانوں نے پرچم کی عزت کو تلواروں کے سائے میں برقرار رکھا۔ تو کافروں نے بھی جانوں کے نذرانے دے کر جھنڈے کے تقدس کو زندگی سے زیادہ عزیز ثابت کیا۔ اور اس طرح اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ پرچم کے زوال پر قوموں کی تقدیر کے فیصلے ہوتے رہے۔ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے۔

پاکستان ہم نے بڑی قربانیوں اور جانوں کے نذرانے دے کر حاصل کیا تھا۔ اس کی بنیادوں میں جیالوں کا خون، پردہ داروں کی عصمتیں۔ طلباء کا قومی جوش و خروش اور

باقی ص ۲۲ پر

• پیغامِ بیداری •

خدا کو نور کے تڑکے پکار لے مسلم
نکل کر گھر سے راہ کوئی یار لے مسلم
روزہ فرض — اس فرض سے نہ غافل ہو۔
بڑا یہ فرض ہے اس کو اتار لے مسلم!
ہے چند روز عمر تری اسے غنیمت جان
خدا کی یاد میں اس کو گذار دے مسلم
پکارتا ہے خالق کر میٹھی نیند سے جاگ
اور اٹھ کے عاقبت اپنی سنوار لے مسلم
صلہ روزے کا تجھ کو خدا ہی سے لینا ہے۔
تو بے حساب لے بے شمار لے مسلم
درود بھیج رسولِ خدا پہ رہ رہ کر۔
خدا کا نام لے اور بار بار لے مسلم
جسے تو اپنی غفلت سے کھو چکا ہے تو۔
پھر اپنے ہاتھ میں وہ اختیار لے مسلم

عبدالخالق رحیمی شورکوٹ شہر

عظیم الشان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ:- سید مرسل شاہ صدر شبان تحفظ ختم نبوت ہری پور

شبان تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس جمن پارک ہری پور میں زیر صدارت شیخ عرب و عجم، پیر طریقت، رہبر شریعت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف منعقد ہوئی۔ جلسہ گاہ کے چاروں طرف تنظیم کے بینرز لگے ہوئے تھے۔ اسٹیج کو بڑے خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس کانفرنس میں ہزاروں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی جبکہ سینکڑوں علمائے کرام نے سرپرستی فرمائی۔

کانفرنس کا آغاز قاری شفیق الرحمن (سینئر نائب صدر) کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا جبکہ دربار رسالت ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت معزز مہمان، مداح رسول ﷺ جناب جمیل احمد عباسی نے حاصل کی اور حاضرین جلسہ سے خوب داد وصول کی۔ اور شاعر اسلام جناب مطیع الرحمن ظہیر نے انقلابی نظمیں وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سامعین کے قلوب و اذہان کو گرمایا۔

جب معزز مہمانان گرامی قدر جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو ہزاروں مسلمانوں نے کھڑے ہو کر فلک شگاف نعروں سے اپنے محبوب قائدین کا استقبال کیا۔ کانفرنس سے مقامی علماء کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے طوفانی انداز میں آگ اور شعلے برساتے ہوئے کہا کہ آج کا مسلمان اپنی زمینیں، جائیداد، کرسی، مال، بہن، کتیا، گدھے اور گھوڑے کے لئے تو کٹ مرنے کو تیار ہو جاتا ہے مگر عزت نبوی ﷺ کے تحفظ کی خاطر کچھ بھی نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے غیرت صدیقی، جرأت فاروقی نکل چکی ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے جھولی پھیلا کے درخواست کی کہ خدارا اپنے تمام تر اختلافات کو بھلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ ان کے انتہائی جذباتی اور پرجوش خطاب کے بعد اسٹیج سیکرٹری جناب حافظ عبدالقیوم قریشی اسٹیج پر آئے اور کہا کہ ایک وقت تھا جب انگریز مائیں اپنے بچوں کو ٹیپو سلطان کے نام سے خوف دلا کر سلایا کرتی تھیں۔ آج یقیناً اسی طرح قادیانی مائیں ایک عظیم انسان کا نام اپنے بچوں کو سنا کر اس عظیم انسان کے نام سے خوف دلا کر سلاتی ہوں گی اور وہ شخصیت ہے مولانا اللہ وسایا کی۔

جب مولانا اللہ وسایا مائیک پر تشریف لائے تو حاضرین جلسہ نے فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے اپنے عالمانہ، مجاہدانہ، فقیرانہ اور دلیرانہ انداز میں اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حکومت اسلام اسلام کی رٹ لگا کر برسر اقتدار آئی ہے لیکن اب منافقت کر کے قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کرنے میں تمام سابقہ ریکارڈ توڑ چکی ہے۔

صدر پاکستان بابا غلام اسحٰق خان سے جب ۸ افراد کو آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے وفد نے ملاقات کی تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائیگا۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے وزیراعظم نواز شریف سے اس مسئلے پر بات چیت کی تو اس نے بھی مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ پورے ملک سے لاکھوں کی تعداد میں یادداشتیں اور ہزاروں کی تعداد میں ٹیلی گرام مرکزی حکومت کو ارسال کئے گئے۔ پورے ملک میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ یوم احتجاج منایا اور احتجاجی جلسے منعقد کئے گئے لیکن ابھی چند دن پہلے بابا اسحاق نے نئے شناختی کارڈوں کا افتتاح کیا اور اس میں مذہب کا خانہ ندارد۔ جب وزیراعظم کو مطلع کیا گیا کہ جناب نئے بننے والے شناختی کارڈوں میں سے آپکی حکومت نے مذہب کا خانہ اڑا دیا ہے تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے کہا کہ مجھے اس سلسلہ میں کچھ معلوم نہیں۔

مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ میاں جی! اگر آپ کو علم نہیں ہوا تو یہ آپکی نالائقی ہے اور اگر علم تھا تو پھر آپ جھوٹ بولنے کی پاداش میں جھوٹے ہیں اور یوں آپ ان دونوں صورتوں میں حکمران بننے کے اہل نہیں ہیں۔

مولانا اللہ وسایا کے خطاب کے بعد

محمد ارنگ زیب اعوان ناظم

تبلیغ نے کہا کہ میرے مخدوم حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنی کتاب "ایمان پرور یادیں" میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے حوالے سے لکھا ہے کہ دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے لے کر عصر تک جلوس نکلتے رہے اور پروانہ وار نبی ﷺ کے تحفظ کی خاطر اپنے سینے چھلنی کراتے رہے اور خاک و خون میں تڑپتے رہے۔ عصر کے بعد ایک بوڑھے شخص کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے اپنے کندھوں پر ایک معصوم ۵ سالہ بچے کو بٹھایا ہوا تھا۔ اس اسی سالہ بوڑھے شہید نے ختم نبوت کا نعرہ بلند کیا پانچ سالہ معصوم بچے نے زندہ باد کی صدا بلند کی کہ دو سنسناتی ہوئی گولیاں آئیں ایک اسی سالہ بوڑھے اور دوسری پانچ سالہ معصوم بچے کو لگی دونوں وہیں گرے اور شہید ہو گئے لیکن تاریخ اسلام کے اندر ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ ناموس رسالت ﷺ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آئے گا تو امت مسلمہ اپنے ۵ سالہ معصوم بچے سے لے کر ۸۰ سالہ بوڑھے تک کی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ (ان شاء اللہ)

انہوں نے سامعین سے کہا کہ اگر حکومت کی یہی روش رہی اور مجبوراً ہمیں ۱۹۵۳ء کی تاریخ کو دہرانا پڑا تو کیا آپ ہمارا ساتھ دیں گے؟ اس راہ میں بیڑی اور ہتھکڑی کی ذلت برداشت کر لیں گے؟ جیلوں میں جانا پڑا جائیں گے؟ ناموس نبی ﷺ کی خاطر سینے چھلنی کروانے پڑے تو کرائیں گے؟

اس پر سامعین نے اپنے ہاتھ بلند کر کے فلک شگاف نعرے لگائے اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم ناموس نبی ﷺ کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

اس کے بعد مہمانان خصوصی محقق دوراں، نقیب امت، امام ملت، شیخ الحدیث ---------- نائب

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنے فقیہانہ، محققانہ، مفکرانہ اور مدبرانہ خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں کو صرف آئین میں کافر قرار دیا گیا تھا جو مسلمانوں میں پائے جانے والی بے چینی کا حل تھا جنہیں ہوا۔ انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ یہ فیصلہ تو ہوا مگر اس وقت بعض خاص عناصر کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں جس سے ملکی راز راز نہیں رہ سکتے اور اس سے ملکی وحدت کو ہر وقت خطرہ لاحق ہے اور اس بارے میں حکومت پوری طرح آگاہ ہونے کے باوجود خاموش ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شاتم رسولؐ کا مرتد کے مسئلے میں ہم انتظار کریں گے اگر حکومت نے مہربانی نہ کی تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی انشاء اللہ جس سے موجودہ حکمرانوں کے دماغ اور اقتدار دونوں ہل جائیں گے۔ حکومت کے پاس اب بھی وقت ہے کہ وہ شاتم رسولؐ کا مرتد جب مذہب کا قانون بنائے ورنہ ہم یہ اپنا جائز مطالبہ خون اور جانیں دے کر منوائیں گے۔

مقررین حضرات کے خطاب کے دوران عوام کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ لوگ ہاتھ اٹھا اٹھا کر فلک شگاف نعرے سے عشق نبوی کا اظہار کرتے رہے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے وعدے کرتے رہے۔ اور یوں بالآخر یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی پرسوز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

لاہور کی ڈائری

ابوسفیان نمائندہ خصوصی

سمن آباد لاہور میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے کارکنوں کا اجلاس مورخہ ۱۰ فروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ جس میں "سمن آباد" میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ سمن آباد میں قادیانیوں کے مرکز ناصر دار سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا جائے۔ اذان و امامت کرنے والے قادیانیوں کے امام و مؤذن کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت کیس رجسٹرڈ کیا جائے۔ تاکہ شہر کے حالات خراب ہوں اور علاقہ کے مسلمان احتجاجی تحریک شروع کر دیں حکومت کو فوری نوٹس لے کر حالات کو کنٹرول کرنا چاہئے۔

۲۔ شادمان ٹاؤن لاہور میں قادیانیوں کی عبادت گاہ دارالذکر سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا جائے۔

۳۔ دفتر لاہور کی کارکردگی کو سراہا گیا اور کارکنوں نے عہد کیا کہ وہ دفتر کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے تحریک ختم نبوت کے پیغام کو گلی گلی کوچہ کوچہ پہنچا کر دم لیں گے۔

۴۔ اجلاس میں انجینئرنگ یونیورسٹی میں قادیانی ساتھی کی بھرپور انداز میں یونیورسٹی انتظامیہ کی سرپرستی قادیانی کی بھرپور مذمت کی گئی اور یونیورسٹی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت طلبہ کے ساتھ بھرپور تعاون کا عہد کیا گیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی میں ایک منصوبے کے تحت قادیانیت کو گھسیڑا جا رہا ہے جس کی تفصیلات عنقریب شائع کر دی جائیں گی۔

۵۔ اس سلسلے میں طے ہوا کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ظفر اللہ شفیق، حافظ عبدالخالق جالندھری پر مشتمل ایک وفد عنقریب یونیورسٹی کا دورہ کرے گا اور مختلف طلبہ تنظیموں کے قائدین اور اساتذہ سے مل کر مشترکہ لائحہ عمل طے کرے گا نیز وائس چانسلر سے بھی ملاقات کر کے انہیں یونیورسٹی میں پائی جانے والی بے چینی سے مطلع کرے گا۔

سمن آباد میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

سمن آباد لاہور میں قادیانی خاصی تعداد میں قیام پذیر ہیں۔ یہ لوگ روڈ نیشنل بینک کے قریب ایک کوٹھی کو عبادت گاہ کا درجہ دے کر "ناصر دار" کے نام سے مرکز قائم کر چکے ہیں۔ اس مرکز میں پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ کوٹھی کے باہر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ نماز سے قبل اذان و اقامت کہتے ہیں۔ جمعہ کے روز تمام علاقے کے قادیانی اپنے مرکز "ناصر دار" میں جمع ہو کر جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں۔ صفیں باہر سڑک پر بھی بچھائی جاتی ہیں۔ ان حالات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم اطلاعات جناب قاری محمد اقبال نے دفتر کو مطلع کیا تو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ظفر اللہ شفیق، عزیز مجلس، سمن آباد تشریف لے گئے۔ جہاں دونوں حضرات نے "سمن آباد" میں مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام سے درخواست کی کہ وہ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر قادیانیت کا تعاقب کریں۔ چنانچہ مولانا شمس الرحمان قادری، مولانا سید مشتاق احمد شاہ، مولانا محمد شریف قادری، مولانا حبیب الرحمن خطیب جعفری مسجد، مولانا قاری عبدالرحمن نوری نے وعدہ کیا کہ وہ ختم نبوت کے مسئلے میں ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں۔ عنقریب تمام مکاتب فکر کے علماء کرام و رہنماؤں کا مشترکہ اجلاس بلا کر "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ اور ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

ابتدائی نوجوانوں میں جذبہ جہاد بیدار کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت "سمن آباد یونٹ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ عہدیداران کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

امیر جناب قاری محمد اقبال خطیب جامع مسجد عمر فاروق

نائب امیر حافظ بشیر احمد دارالعلوم ختم نبوت رسول پارک،

ناظم اعلیٰ غلام یٰسین مسلم روڈ، ناظم جناب عبدالعلیم ضیائی اشرف

ناظم اطلاعات قاری ضیاء اللہ محمود مکی مسجد باغ گل بیگم فرنگ،

ناظم تبلیغ عبدالودود جامع مسجد عکس جمیل جانا روڈ منیجمنٹ مکی مسجد ام روڈ سمن آباد۔

اعلان تعطیل

عید الاضحی کی وجہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

صحابیات اور ہم

سطوت ریحانہ

یوں تو اس موضوع پر بہت سے مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ اور بہت سی موٹی موٹی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور برابر لکھی جا رہی ہیں لیکن ابھی تک ان کی سیرت پر مکمل تبصرہ نہیں کیا جا سکا۔ جتنا بھی وسعت سے لکھ ڈالا جائے کم ہی ہے۔ میں یہاں کسی کو مخصوص کر کے ان کی سیرت نہیں بتلانا چاہتی بلکہ مختصراً ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے اپنے ہی حالات کا جائزہ لوں گی کہ آخر وہ کیا تھیں اور ہم کیا ہیں؟

تاریخ کے کسی بھی اوراق پر نظر ڈالیے جتنا زیادہ مردوں نے کام انجام دیا ہوگا تو عورتیں بھی اس سے پیچھے نہیں رہیں۔ نبی ﷺ کی دعوت پر جتنی تیزی سے مردوں نے لبیک کہا عورتوں نے بھی اس سے بڑھ کر کہیں زور سے اور راست سے لبیک کہا۔ اسلام کو جہاں ایک طرف مردوں سے مدد ملی وہیں دوسری طرف اس سے کہیں زیادہ دوگنا اور تین گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ عورتوں سے مدد ملی۔ اگر مردوں نے اس کی راہ میں جانی اور مالی قربانی پیش کی۔ تو عورتوں نے بھی بڑھ کر حصہ لیا اور بے دریغ سب کچھ قربان کر دیا۔ جبکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو عورت بہت سی پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے مرد تو آزاد و خود مختار ہوتا ہے۔ جو چاہے کرے لیکن عورت جب تک والدین کے گھر رہتی ہے اس وقت تک اسے بیٹی کی حیثیت سے والدین کی فرمانبردار بن کر رہنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد جب ذرا بڑی ہوتی ہے۔ تو شوہر کے تابع ہو جاتی ہے۔ گویا کہ اس کو پورے خاندان، پوری قوم۔ پورے ملک و معاشرے سے ٹکر لینا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی عورتیں کسی میدان میں پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ مردوں کے دوش بدوش ہر روپ میں اپنے آپ کو پیش کرتی رہیں۔ ذرا بھی بے ہمتی کا ثبوت نہ دیا۔

اگر یاسر بن عمارؓ اس کی راہ میں مارے گئے تو سمیہؓ بھی وہ پہلی خاتون ہیں جو اسلام کی راہ میں مر مٹنے والی تھیں۔ یاسر کے ساتھ ساتھ تکلیفوں کو برداشت کرتی رہیں یہاں تک کہ اسی حالت میں اپنی جان بھی پیش کر دی۔ اگر آپ ابو سلمہؓ کو دیکھتی ہیں کہ انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور صرف اسلام کی خاطر اپنے عزیز و وطن، رشتہ داروں اور خاندان کو خیر آباد کہا تو ام سلمہؓ بھی ان کے ساتھ تھیں جو اسلام کی راہ میں ہجرت کرنے والی سب سے پہلی خاتون ہیں ان کو بھی جو دشواری راستے میں پیش آئی اس کو برداشت کیا لیکن ان کے قدم ذرا بھی نہ ڈگمگائے۔ اگر آپ بھائی حمزہؓ کو دیکھتی ہیں کہ انہوں نے غزوات میں شرکت کی اور بہت سے مشرکین کو جہنم رسید کرتے ہوئے اپنی جان بھی جان آفرین کے سپرد کر دی تو بہن صفیہ نے بھی قلعہ کی چوب سے ایک مشرک کا سر تن سے جدا کر دیا اور پھر مزید ان کی ہمت دیکھئے کہ اس کا سر انہیں کے گروہ میں پھینک دیا تاکہ کفار یہ سمجھیں کہ عورتوں کے کیمپ میں مرد بھی شامل ہیں۔

اچھا اب ذہن میں یہ بات بھی آنی چاہیئے کہ مردوں نے تو تل کر تیر چلایا اور سامنے آ کر دشمنوں کا منہ توڑ جواب دیا تو آپ ام عمارہؓ کو بھی دیکھ لیجئے کیا وہ غزوات میں شریک نہیں ہوئیں؟ کیوں نہیں۔ انہوں نے بھی تیر چلائے اور برابر دوران جنگ ادھر ادھر دوڑ دھوپ کر کے زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی رہتیں۔ مشکیزہ اپنے جسم پر لادے زخمیوں کو پانی پلاتیں یہ تو خیر عام سی بات تھی۔ لیکن جب بھی تیر چلانے کا وقت آیا تو تیر بھی چلائے اور دشمن کے نیزہ اتنا تیز مارا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ خود ان کے جسم پر بارہ زخم آئے پر انہوں نے اف تک نہ کیا۔ ایسے ہی جانباز اور بہادر خواتین کے لئے نبی ﷺ نے دعا فرمائی۔

"اللّٰھم اجعلھن رفقائی فی الجنۃ"

آپ حضرت خنساءؓ کی شخصیات پر نظر ڈالئے اسلام سے قبل جنہوں نے اپنے بھائی کی موت پر اتنے دردناک مرثیے لکھے کہ پورے ملک عرب کو ہلا ڈالا اور نوحہ و بین میں سب سے آگے رہیں۔ لیکن جب اسلام نے ان کے دل میں گھر کر لیا تو وہ وقت بھی دیکھئے جبکہ جنگ قادسیہ کے موقعہ پر اپنے چاروں بیٹوں کو جو دنیا کا سہارا ہوتے ہیں، للکارتی ہیں۔ اور غیرت دلاتی ہیں حتیٰ کہ جب سب شہید ہو جاتے ہیں تو سجدے میں گر پڑتی ہیں اور کہتی ہیں۔

"اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنے فرزندوں کے قتل سے مشرف کیا باری تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ قیامت کے دن مجھے اپنے بچوں کے ساتھ اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔"

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ بھی حضرت خنساءؓ کی جوڑی نظر آتی ہیں ان کے بھی حالات پر کچھ نظر ڈالتے چلیں تو ٹھیک ہی ہوگا۔ ایسے وقت میں جبکہ حضرت اسماءؓ کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ اور دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں جان دینے کی نصیحت کرتی ہیں اور اپنی پرواہ کئے بغیر بیٹے کو راہِ خدا میں شہید ہونے کے لئے روانہ کرتی ہیں۔

۷۳ھ میں جبکہ حجاج نے مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا تو اثنائے محاصرہ ہی میں ایک دن عبداللہ بن زبیر ماں کے پاس تشریف لاتے ہیں اور ماں سے وہ تمام حال کہہ سناتے ہیں جو حجاج بن یوسف اور بندۂ خدا میں برپا تھی جس کی بنا پر جنگ کا آغاز ہونے والا تھا۔ اس وقت اسماءؓ کا جواب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ۔

بیٹے! اگر تم حق پر ہو تو مردوں کی طرح لڑ کر رتبۂ شہادت پر فائز ہو جاؤ اور کسی قسم کی ذلت برداشت نہ کرو اور اگر یہ تمہارا کھکھیڑ دنیا طلبی کے لئے تھا تو تم سے کوئی شخص نہیں جس نے اپنی عاقبت بھی خراب کی۔ اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈالا۔

ایک دوسری روایت میں یوں ان کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

بیٹا! قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط قبول نہ کرنا جس میں تم کو ذلت برداشت کرنی پڑے۔ خدا کی قسم عزت کے ساتھ تلوار کھا کر مر جانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی مار برداشت کی جائے۔

یہ نصیحت آمیز فقرے ماں کی زبان سے عبداللہ سنتے رہے نصیحت کو سن کر بولے اماں جان! میں موت سے نہیں ڈرتا ہوں بلکہ یہ خیال ہے کہ میری موت کے بعد دشمن میری لاش کا مثلہ کریں

گے اور صلیب پر لٹکائیں گے جس سے آپ کو رنج ہوگا۔

بیٹے کا جواب سن کر ماں مزید نصیحت کرتی ہیں۔

بیٹے! جب بکری ذبح کر ڈالی جاتی ہے تو پھر اس کی کھال کھینچی جائے یا اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں اسے کیا پرواہ؟ تم اللہ پر بھروسہ کر کے اپنا کام کئے جاؤ۔ راہ حق میں تلواروں سے قیمہ ہونا گمراہوں کی غلامی سے ہزار درجہ بہتر ہے موت کے خوف سے غلامی کی ذلت کبھی قبول نہ کرنا۔

ماں اور بیٹے میں اسی طرح کی باتیں ہوتی رہیں بیٹے کو خدا کی راہ میں رخصت کرتے ہوئے آخری وقت اسے پیار کرنا چاہتی تھیں۔ جس کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ اور پیار کے امنڈتے ہوئے جذبات کے ساتھ گلے سے چمٹا لیا اور بے اختیار چومنے چاٹنے لگیں۔ کہ یکایک ماں کا ہاتھ اس زرہ پر پڑ گیا جو عبداللہ نے پہن رکھا تھا۔

حضرت اسماءؓ نے فوراً فرمایا: بیٹے! اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے نکلتے ہو اور ان عارضی چیزوں کا سہارا لیتے ہو۔

ماں کے یہ الفاظ سن کر اطاعت گزار اور فرمانبردار بیٹے نے فوراً زرہ اتار پھینکی اور باطل کے خلاف لڑتے لڑتے جان دے دی اس کے بعد ظالم حجاج نے ان کی لاش کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جس کا ان کو اندیشہ تھا۔ لیکن اس وقت بھی صابر و شاکر ماں نے گریہ وزاری نہ کی بلکہ لٹکتی ہوئی لاش کو دیکھ کر فرمایا۔

کیا اس سوار کے اترنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔

حضرت اسماء ہی کیا کسی بھی صحابیہ کی زندگی کا اگر اول تا آخر جائزہ لینا شروع کر دیا جائے تو اس کی زندگی میں کافی صفات آ سکتے ہیں اس کے لئے کافی وقت اور کافی غور و فکر کی ضرورت ہے۔

آخر وہ بھی اسی مٹی سے بنائی گئی تھیں۔ جس مٹی سے ہمارا جسم بنا ہوا ہے ان کا بنانے والا بھی ایک ہی مالک تھا اور ہمارا بنانے والا بھی وہی ایک مالک ہے۔ لیکن ان میں اور ہم میں اتنا تضاد کیوں؟ عملی میدان میں۔ جنگی میدان میں۔ دینی میدان میں۔ معاشرتی میدان میں غرضیکہ ہر جگہ ہر روپ میں صحابیات پیش پیش تھیں...... تو پھر ہم ان سے پیچھے کیوں ہیں؟ ان کو بھی اللہ نے اسلام کی دولت سے نوازا اور ہمیں بھی۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو ہمیں وہ سہولیات میسر ہیں جو شاید انہیں میسر نہ تھیں تو پھر ہم ان سے پیچھے کیوں ہیں؟

اگر ہم میں سے ہر ماں۔ ہر بہن۔ ہر بیٹی اور ہر بیوی صحابیات کی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے فرائض کی انجام دہی پر غور کرتے ہوئے حتی المقدور انجام دینے کی کوشش کرے تو پھر کیا بات ہے۔ ہر گھر گھر نظر آئے گا ہر مدرسہ مدرسہ نظر آنے لگے گا۔ اور سب سے بڑی بات انسان انسان نظر آنے لگے حیوان نہیں۔ آج جتنی بھی برائیاں سماج میں۔ ملک میں۔ سوسائٹی میں اور خاندان میں رونما ہو رہی ہیں ان کی مجرم عورت قرار دی جاتی ہے۔ نیکیوں میں تو اس کا نام سب سے نیچے اور برائیوں میں سرفہرست ہے۔ آخر کیوں! آئیے اس مختصر سے مضمون کو پڑھکر اس کا حل تلاش ہو سکتا ہے خدا اس کے بعد کوئی راہ نجات پیدا کر دے۔

ایبٹ آباد میں فقید المثال ختم نبوۃ کانفرنس

رپورٹ :- ایچ ساجد اعوان

ایبٹ آباد (پ ر) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ۷ رمئی ۱۹۹۲ء بروز جمعرات ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد کچہری ایبٹ آباد زیر صدارت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب انتہائی عقیدت و احترام سے منعقد کی گئی۔

کانفرنس سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور مرزائیت کا استیصال آج وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے۔ اور جو سعید روحیں اس مشن میں سرکیف عمل پیرا ہیں وہ بلاشبہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی فوج کے سپاہی ہیں اور صدیق اکبرؓ کی طرح محبان خدا ہیں۔

انہوں نے کہا یہ اعزاز "این سعادت بزور بازو نیست" کا مصداق ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور اس کے زیر سایہ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس اور دیگر جماعتیں محبان خدا کی جماعتیں ہیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے کہا مرزائیت امت مسلمہ میں کپاس کے ڈھیر میں چنگاری کا وجود ہے اس لئے امت پر فرض ہے کہ فتنہ قادیانیت کی سازشوں سے باخبر رہیں اور ان کے خلاف عملاً اظہار کریں۔ دوسری نشست میں مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کے بیانات ہوئے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے موجودہ حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ نہ کیا گیا تو حکومت کے خلاف زبردست تحریک چلائی جائے گی وفاقی کابینہ کے ممبران اسلام کے نام پہ ووٹ لے کر آئے لیکن آج رنگ رلیوں میں مصروف ہیں اور اسلام اور ختم نبوت سے مکمل فرار کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں انہوں نے کہا حکومت کو چاہیے کہ عقل کے ناخن لیں ورنہ نہ حکومت رہے گی اور نہ حکومت والے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج اب ناگزیر ہو گیا ہے حکومت ہمارے اس جائز مطالبے کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے عمل کرنے سے گریزاں ہے اس کا واحد حل جذبہ صدیقیؓ ہے عوام نے نعرہ ہائے تکبیر سے اس کی تائید کی اور حضورؐ کی ختم نبوت کے تقدس کے لئے ہر جانی مالی قربانی دینے کے لئے عہد کیا۔

مولانا سید انسر علی شاہ صاحب مولانا امیر زمان صاحب نے بھی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔

ان کے علاوہ علماء کرام کی بڑی تعداد اس فقید المثال ختم نبوت کانفرنس میں شریک تھی جن میں مولانا قاضی محمد نواز خان صاحب۔ مولانا شفیق الرحمان صاحب مولانا حبیب الرحمان صاحب۔ مولانا الطاف الرحمان صاحب۔ مولانا سید اکبر شاہ صاحب۔ مولانا سعید الرحمان قریشی اور

باقی صفحہ ۲۶ پر

Adarts HRA 5/92

ہمسایوں کے حقوق

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالےٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمسایہ کی عزت کرنی چاہیئے۔ (بخاری شریف)

(۲) رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم وہ شخص ایمان نہیں لایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کون شخص اے اللہ کے رسول ﷺ فرمایا، وہ شخص جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ (بخاری شریف)

بقیہ: ایبٹ آباد میں کانفرنس

مولانا انوار الرحمان سرفہرست ہیں۔
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے دعائیہ کلمات پر رات گئے اس ختم نبوت کانفرنس کا اختتام ہوا۔

بقیہ: اعجاز توبہ

گناہوں کو جن کا وہ عمر بھر ارتکاب کرتا رہا معاف فرما دیتا ہے اور پھر وہ جو نیکی کرتا ہے اس کا اجر و ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک عطا فرماتا ہے رب رحیم و کریم قادر مطلق ہے اور وہ بہت ہی ستار العیوب اور غفار الذنوب ہے وہ لغزش کیسا ہے (توبہ)

توبہ کیا ہے کہ انسان اپنی گذشتہ زندگی کا محاسبہ کرے اپنے کردہ گناہوں کا دل سے اعتراف کرے پھر دل میں خفت و خجالت و ندامت محسوس کرے۔ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت، بازپرس، سرزنش یوم حشر و نشر کے حساب و کتاب اور عذاب شدید سے خوف کھا کر خلوص دل سے بارگاہ ایزدی میں توبہ کرے مصمم ارادہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے سچا وعدہ کرے کہ اے میرے مولا! میں آئندہ زندگی میں یہ گناہ ہرگز نہ کروں گا بعد ازاں پھر خواہ کیسے اور کتنے مواقع اور سہولتیں اور آسانیاں میسر آئیں کبھی بھی ان گناہوں کا نہ اعادہ کرے نہ مرتکب ہو بلکہ اپنی توبہ پر ثابت قدم دائم و قائم رہے۔

بقیہ: پرچم کا تقدس

اس کا عملی مظاہرہ۔ بوڑھوں اور ناتوانوں کی قلب سے نکلی ہوئی دعائیں شامل ہیں۔ اس کا قومی نشان پرچم پاکستان چاند تارے اور سبز سفید رنگوں پر مشتمل ہے۔ وطن بنانے والی قوم (نسل) دورِ حیات سے گزر چکی ہے۔ خلوص اور وطن و پرچم سے عقیدت موجودہ نسل میں جگہ جگہ پرچم کے تقدس کے ملیامیٹ ہونے کی شکل میں نظر آتی رہتی ہے۔ کیا پرچم کا اتنا ہی استعمال اور اہمیت ہوتی ہے۔ کہ اسے قومی دنوں کے موقع پر جھنڈیوں اور جھنڈوں کی شکل میں جگہ جگہ لگا دیا جائے۔ اور پھر دن گزر جانے کے بعد اس کے سنبھالنے کا کوئی انتظام نہ ہو۔ بلکہ ہفتوں اور مہینوں تک اسے مٹی میں رلایا جائے۔

کہیں پرچم کی بے حرمتی قوم کے زوال کی علامت تو نہیں؟

بقیہ: شراب سم قاتل

اور نکتہ چینی کرتے ہے اور ان پابندیوں کو تحقیر آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہے۔ اور اس کو فکری جمود کا نتیجہ تصور کرتے ہے۔

شراب کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ اثر کرنے والا زہر ہے۔ بعض لوگ اس کے زہر ہونے کے بھی قائل نہ تھے۔ بلکہ اس کو محض دینی یا اخلاقی کمزوری سمجھتے تھے۔ لیکن گذشتہ عرصے میں پیش آنے والے واقعات سے ثابت ہوا کہ شراب سم قاتل ہے۔ اس کی زندہ مثال ہندوستان کے بعض شہروں میں رونما ہونے والے واقعات اور حادثات ہیں جن کا لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں چنانچہ دہلی میں پیش آنے والے المناک کا شاہد ہے اور یہ انتہائی سبق آموز اور دردناک واقعہ ہے۔ اس طرح کے واقعات شادی بیاہ اور تہواروں کے موقعوں پر بھی پیش آچکے ہیں۔ لیکن لے ایک اتفاقی چیز سمجھ کر بجائے اس کے کہ عبرت حاصل کی جاتی نظرانداز کیا گیا۔ دہلی کا واقعہ آپ کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہے جس میں سرکاری شمار کے مطابق دوسو افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ اور ان میں ایک بڑی تعداد خطرناک جسمانی امراض میں مبتلا ہے۔ راجکوٹ میں بھی پچیس افراد ہلاک ہوگئے اور انہیں دنوں جموں چند میں دس افراد کی جانیں ضائع ہوئیں ہیں۔ اور اس کے علاوہ بڑے پیمانے پر حادثات رونما ہوتے۔ جن کا نہ تو اخبارات میں کوئی تذکرہ ہے اور نہ ہی اس کے متعلق ذرائع ابلاغ سے کوئی معلومات فراہم ہوئیں۔

یہ لرزہ خیز اور دردناک حادثات ذہن میں طرح طرح کے سوالات پیدا کرتے ہیں ان واقعات کے بعد شراب نوشی امن و سلامتی، انسانیت کے لیے موت و زیست کا مسئلہ بن چکی ہے اور اس کے نقصانات بالکل آشکارا ہو چکے ہیں۔ اور اس کی پردہ پوشی ناممکن ہے اب یہ مسئلہ دینی ہی نہیں رہا کہ دینی افکار و خیالات کے حاملین ہی اس پر غور کریں بلکہ صورتحال یہ ہے کہ ارباب سیاست اور قانون کے پاسبان کو بھی اس پر سنجیدگی اور غور و فکر کرکے اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا چاہیے۔

تمام ذمہ داران حکومتیں ان تمام دواؤں پر جن میں ایک ذرا بھی نقصان کا احتمال ہوتا ہے پابندی لگاتی ہیں۔ اور لائسنس اور پرمٹ ضبط کیے جاتے ہیں شراب کے نقصانات اس کے منافع سے کہیں زیادہ ہیں قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ویسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس وإثمهما اکبر من نفعهما

ترجمہ: (لوگ آپ سے شراب اور قمار کی بابت پوچھتے ہیں۔۔۔۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے منافع سے کہیں بڑھا ہوا ہے۔)

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ شراب پر پابندی عائد کرنے کے لیے اور نوجوان نسل کو اس بری عادت سے محفوظ رکھنے کے لیے کوئی فیصلہ کن اقدام کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایسا زہر ہلاہل ہے جو تباہ کن اسلحوں سے بھی زیادہ خطرے کا باعث ہے۔ اگر اس

سلسلہ میں کوئی روک تھام نہ کی گئی اور کوئی ٹھوس اقدام نہ ہوا تو مستقبل میں اس سے بھی زیادہ خطرناک صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (شراب سے بچے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ)

بقیہ: حضرت امیر شریعت

آں ز ایراں بود ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد

یعنی بہاؤ اللہ ایرانی جو ختم رسالت کا منکر تھا اس نے حج سے انکار کیا اور مرزا غلام احمد نے جہاد کا انکار کیا۔

حالانکہ رسول عربی فداہ ابی و امی کا ارشاد ہے الجہاد ماض الی یوم القیامۃ جہاد قیامت تک قائم رہے گا مرزا نے کہا ؂

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال

گونج

"میں نے جو کچھ کیا اللہ اور اس کے رسولؐ کیلئے کیا۔ مجھے ایک لحظہ کے لیے بھی اپنی کسی حرکت پر ندامت نہیں۔ میرا دماغ غلطی کر سکتا ہے لیکن میرے دل نے کبھی غلطی نہیں کی۔ مجھ سے وفاداری کا ثبوت مانگنے والے پہلے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیں۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو انسانی ضمیر کی سوداگری کرتے ہیں۔ میں اس شخص کو دھوپ چھاؤں کی اولاد کہتا ہوں جو قوم کو بیچتا پھرتا ہے، ملک سے غداری کرتا ہے اور جس ہنڈیا میں کھاتا ہے اسی میں چھید کرتا ہے۔ میں نے صرف ایک اللہ کے سامنے جھکنا سیکھا ہے۔ میں ان لوگوں کا وارث نہیں جنہوں نے درباروں کی دہلیزیں چاٹی ہیں۔ میں ان کا وارث ہوں جو شہادت کے راستے میں سروں کو ہتھیلی پر لیے پھرتے ہیں۔"

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

بقیہ: دربار نبوی کی حاضری

تشریف فرما ہیں۔ اسی طرح آپ کے معجزات کا سلسلہ بھی جاری ہے اس قسم کے واقعات ایک دو نہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں امت کے ہر طبقہ کو پیش آتے رہتے ہیں۔

بقیہ: حج

حج کے ذریعے ان متبرک مقامات کی زیارت نصیب ہوتی ہے جن سے مسلمانوں کو مذہبی لگاؤ ہے۔ اور جن سے اسلامی تاریخ وابستہ ہے اور ایمان و عقائد و اعمال کو جلا ملتی ہے۔

حج کی کئی حکمتیں ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں اور کئی حکمتیں ایسی ہیں کہ جس قدر غور کرتے جائیں گے وہ آشکارا ہوتی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حج مقبول کی سعادت سے نوازے۔ اور حج میں پوشیدہ جملہ مصالح سے پوری امت مسلمہ کو مستفید فرمائے۔

بقیہ: آخری رسول کا آخری حج

ہو اس لیے اپنے دین کے متعلق اس (شیطان لعین) سے محتاط رہو۔

لوگو! سال کو کبیسہ کرنی کفر میں ایک زیادتی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اس کے باعث بہکائے جا رہے ہیں۔ وہ اسے ایک سال حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال حرام۔ تاکہ اس تعداد کی تکمیل کر لیں۔ جو خدا نے حرام کر رکھی ہے۔ اس طرح وہ خدا کی حرام کردہ چیز کو حلال کر لیتے ہیں اور حلال کردہ چیز کو حرام۔ حقیقت میں اب زمانہ چکر لگا کر پھر اسی شکل پر آ گیا ہے جیسا کہ خدا کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے دن تھا۔ بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے پاس اللہ کی کتاب میں اس کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے دن ہی سے بارہ مہینے لکھی ہے۔ ان میں سے چار حرام ہیں۔ تین پے در پے اور ایک تنہا ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور (قبائل) مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے بیچ میں ہے؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا۔

أمّا بعد: لوگو! تمہاری عورتوں کے لیے تم پر ایک حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے۔ تمہارے لیے ان کے اوپر یہ کہ وہ تمہارے بستر کو تمہارے سوا کسی اور سے نہ روندوائیں اور تمہارے گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی ایسے کو داخل نہ ہونے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔ اور کوئی برے فحش کام کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم ان پر سختی کرو۔ ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو یا ان کو غیر شدید ضرب پہنچاؤ۔ اگر وہ باز آ جائیں اور تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو تم پر ان کا اچھے دستور سے کھلانا اور پہنانا لازم ہے۔ عورتوں کے متعلق تمہیں بھلائی کی تاکید ہے کیونکہ وہ تمہارے پاس قید سی ہوتی ہیں اور اپنے لیے کسی چیز کی مالک نہیں ہوتیں اور تم ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیتے اور اللہ کے بول (حکم نکاح) پر ان سے تمتع (فائدہ) اپنے لیے حلال کرتے ہو اس لیے عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ ان سے بھلائی کی تمہیں تاکید ہے۔ ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا۔

لوگو! تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں بجز اس کے کہ وہ اس کی طبعی خوشی سے ہو۔

لہٰذا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ میں نے تم میں ایک ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم اسے تھام رکھو گے۔ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ۔ ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا۔

لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ تم سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے مکرم وہ ہے جو تم میں سب سے متقی ہو۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقویٰ کے۔ ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تو گواہ رہنا۔

لوگوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔

لوگو! اللہ نے ہر وارث کے لیے ورثے میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ اب وراثت کے لیے کسی مزید وصیت کی اجازت نہیں اور (کسی اور کے حق میں بھی) ایک تہائی (مال) سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔ بچہ بستر (کے مالک) کا ہو گا اور زانی کو پتھر ملیں گے۔ جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب کرے یا اپنے مولا (معاہداتی بھائی) کے سوا کسی اور کو مولا بنائے تو اللہ اور فرشتوں اور انسانوں سب کی اس پر لعنت ہو۔ اس سے (تلافی کے لیے) کوئی خرچ اور کوئی بدلہ قبول نہیں ہو گا۔ والسلام علیکم (اور تم پر سلامتی ہو) اور پھر زندگی بھر ان پر عمل کیا جائے۔ اے اللہ ہم سب کو یہ دولت نصیب فرما۔ آمین

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

بمقام
جامع مسجد برمنگھم
180 ہائی رے
بیلگریو روڈ برمنگھم

ساتویں عالمی ختم نبوۃ کانفرنس برمنگھم

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ۔ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے ۔

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرۃ مولانا
خواجہ خان محمد
صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 - 9 ایچ زیڈ یو کے
فون 071-737-8199